تنظیم المدارس (اہلِ سُنّت)، پاکستان کے جدید نصاب کے عین مطابق

نورانی گائیڈ

حل شُدہ پرچہ جات

تنظیم المدارس (اہل سنت)، پاکستان کے جدید نصاب کے عین مطابق

برائے طلباء از 2015ء تا 2016ء

حل شدہ پرچہ جات

مفتی محمد احمد نورانی دامت برکاتہم عالیہ

درجہ عالیہ ☆ سال اول

شبیر برادرز (رجسٹرڈ)
زبیدہ سنٹر 40، اردو بازار لاہور
فون: 042-37246006

تنظیم المدارس (اہل سنت)، پاکستان کے جدید نصاب کے عین مطابق

حل شدہ پرچہ جات

المعروف

نورانی گائیڈ

برائے طلباء / برائے طالبات

درجہ عامہ سال اول	درجہ عامہ سال دوئم	درجہ عالیہ سال اول	درجہ عالیہ سال دوئم
درجہ خاصہ سال اول	درجہ خاصہ سال دوئم	درجہ عالمیہ سال اول	درجہ عالمیہ سال دوئم

شبیر برادرز ® زبیدہ سنٹر 40، اردو

جملہ حقوقِ ملکیت بحق ناشر محفوظ ہیں
نورانی گائیڈ
باہتمام: ملک شبیر حسین
سن اشاعت فروری 2017
قیمت =/160 روپے
شاکر پبلی کیشنز
اردو بازار لاہور
فون: 042-37240084
شبیر برادرز (رجسٹرڈ)
زبیدہ سنٹر ۴۰۔ اردو بازار لاہور
فون: 042-37246006

ترتیب

عرضِ ناشر

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

نَحۡمَدُهٗ وَنُصَلِّیۡ وَنُسَلِّمُ عَلٰی رَسُوۡلِهِ الۡکَرِیۡمِ!

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیۡكَ یَارَسُوۡلَ اللّٰهِ وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصۡحَابِكَ یَا حَبِیۡبَ اللّٰهِ

ہمارے ادارہ کے قیام کے بنیادی مقاصد میں سے ایک یہ بھی تھا کہ قرآن کریم کے تراجم و تفاسیر، کتب احادیث نبوی کے تراجم و شروحات، کتبِ فقہ کے تراجم و شروحات، کتبِ درس نظامی کے تراجم و شروحات اور بالخصوص نصابِ تنظیم المدارس (اہل سنت) پاکستان کے تراجم و شروحات کو معیاری طباعت اور مناسب داموں میں خواص و عوام اور طلباء و طالبات کی خدمت میں پیش کیا جائے۔ مختصر عرصہ کی مخلصانہ سعی سے اس مقصد میں ہم کس حد تک کامیاب ہوئے ہیں؟ یہ بات ہم قارئین پر چھوڑتے ہیں۔ تاہم بطور فخر نہیں بلکہ تحدیث نعمت کے طور پر ہم اس حقیقت کا اظہار ضرور کریں گے کہ وطن عزیز پاکستان کا کوئی جامعہ، کوئی لائبریری، کوئی مدرسہ اور کوئی ادارہ ایسا نہیں ہے جہاں ہماری مطبوعات موجود نہ ہوں۔ فالحمد للہ علیٰ ذٰلک

علوم و فنون کی اشاعت کا ایک پہلو یہ بھی ہے کہ طلباء و طالبات کی آسانی اور امتحان میں کامیابی کے لیے تنظیم المدارس (اہل سنت) پاکستان کے سابقہ پرچہ جات حل کر کے پیش کیے جائیں۔ اس وقت ہم ''نورانی گائیڈ (حل شدہ پرچہ جات)'' کے نام سے تمام درجات کی طالبات کے لیے علمی تحفہ پیش کر رہے ہیں، جو ہمارے قلمی معاون جناب مفتی محمد احمد نورانی صاحب کے قلم کا شاہکار ہے۔ نصابی کتب کا درس لینے کے بعد اس حل شدہ پرچہ جات کا مطالعہ سونے پر سہاگہ کے مترادف ہے اور یقینی کامیابی کا ضامن ہے۔ اس کے مطالعہ سے ایک طرف تنظیم المدارس کے پرچہ جات کا خاکہ سامنے آئے گا اور دوسری طرف ان کے حل کرنے کی عملی مشق حاصل ہوگی۔ اگر آپ ہماری اس کاوش کے حوالے سے اپنی قیمتی آراء دینا پسند کریں، تو ہم ان آراء کا احترام کریں گے۔

آپ کا مخلص: شبیر حسین

تنظیم المدارس (اہلسنّت) پاکستان

سالانہ امتحان شہادۃ العالیۃ (بی اے)

سال اوّل برائے طلباء سال ۱۴۳۶ھ/2015ء

﴿پہلا پرچہ: تفسیر و اصول تفسیر﴾

مقررہ وقت: تین گھنٹے   کل نمبر 100

نوٹ: حصہ اوّل کا پہلا سوال لازمی ہے باقی میں سے کوئی دو حل کریں جبکہ حصہ دوم سے کسی ایک سوال کا حل مطلوب ہے۔

حصہ اول: تفسیر

سوال نمبر 1: واذکر اذقال ابراهیم لابیه وقومه اننی براء ای برئ مما تعبدون الا الذی فطرنی خلقنی فانه سیهدین یرشدنی لدینه

(الف) عبارت مذکورہ پر حرکات و سکنات لگائیں اور ترجمہ و تشریح کریں؟ (۱۵)

(ب) براء کون سا صیغہ ہے نیز ''الا الذی'' میں استثناء کون سا ہے؟ ۱۰

(ج) ۱- اذقال سے پہلے اذکر نکال کر کیا اشارہ کیا؟ ۲- اذکر کا مخاطب کون ہے؟

۳- لابیه سے مراد حضرت ابراہیم علیہ السلام کے والد ہیں یا چچا؟ اور کیوں؟ ۱۵

سوال نمبر 2: فاقبلت امرته سارة فی صرة صحیة حال ای جاءت صائحة فصکت وجهها لطمته وقالت عجوز عقیم لم تلد قط۔

(الف) ترجمہ و تشریح کریں؟ ۸

(ب) درج ذیل امور کی وضاحت کریں؟ ۱۲

۱-سارۃ کی ''ر'' مخفف ہے یا مشدد؟ ۲-آپ نے اپنے چہرے پر طمانچہ کیوں مارا؟

۳-''عجوز عقیم'' ترکیب میں کیا بنتا ہے؟

سوال نمبر 3: ومریم عطف علی امرء ۃ فرعون ابنۃ عمران التی احصنت فرجها حفظته فنفخنا فيه من روحنا ای جبریل حیث نفخ فی جیب درعها بخلق الله فعله الوصل الی فرجها فحملت بعیسٰی ۔

(الف) عبارت مذکورہ کا ترجمہ تحریر کریں؟ ۸

(ب) اغراض مفسر بیان کریں؟ ۱۲

سوال نمبر 4: فقال لهم رسول الله صالح ناقة الله ای ذروها وسقيها وشربها فی یومها وکان لها یوم ولهم یوم ۔

(الف) عبارت مذکورہ کا ترجمہ کریں ''ای ذروها'' سے کیا اشارہ کیا گیا ہے؟ ۱۰

(ب) ذروها کون سا صیغہ ہے؟ ہفت اقسام میں کیا ہے؟ اس کی اصل بتائیں؟ ''وسقیاها'' کا عطف کس پر ہے؟ (۱۰)

حصہ دوم: اصول تفسیر

سوال نمبر 5: قرآن پاک نے چار گمراہ فرقوں (مشرکین، یہود، نصاریٰ، منافقین) کے ساتھ مخاصمہ کس طرح کیا؟ تفصیل سے لکھیں؟ (۲۰)

سوال نمبر 6: قرآن پاک کا اسلوب اور انداز کیسا ہے؟ ناسخ ومنسوخ بیان کریں؟ (۲۰)

☆☆☆☆☆

درجہ عالیہ (سال اول) برائے طلباء بابت 2015ء

﴿پہلا پرچہ: تفسیر واصول تفسیر﴾

حصہ اول: تفسیر

سوال نمبر 1: وَاذْكُرْ اِذْ قَالَ اِبْرٰهِيْمُ لِاَبِيْهِ وَقَوْمِهٖٓ اِنَّنِيْ بَرَآءٌ اَیْ بَرِیْءٌ مِّمَّا تَعْبُدُوْنَ o اِلَّا الَّذِيْ فَطَرَنِيْ خَلَقَنِیْ فَاِنَّهٗ سَيَهْدِيْنِ o يُرْشِدُنِیْ لِدِيْنِهٖ

(الف) عبارت مذکورہ پر حرکات وسکنات لگائیں اور ترجمہ وتشریح کریں؟

(ب) براء کون سا صیغہ ہے نیز ''الا الذی'' میں استثناء کون سا ہے؟

(ج) ۱-اِذْ قَالَ سے پہلے اُذْكُرْ نکال کر کیا اشارہ کیا؟ ۲-اُذْكُرْ کا مخاطب کون ہے؟

۳-لابیه سے مراد حضرت ابراہیم علیہ السلام کے والد ہیں یا چچا؟ اور کیوں؟

جواب: (الف) ترجمة العبارت: اعراب اوپر لگا دیے گئے ہیں اور ترجمہ ذیل میں ملاحظہ کریں:

''اور یاد کرو جب (حضرت) ابراہیم علیہ السلام نے اپنے باپ (چچا) اور اپنی قوم سے فرمایا: بے شک میں بری ہوں اس سے جس کی تم عبادت کرتے ہو مگر وہ ذات جس نے مجھے پیدا کیا۔ پس بے شک وہ جلد ہی اپنے دین کی طرف میری راہنمائی کرے گا۔''

(ب) براء صیغہ: یہ مصدر کا صیغہ ہے۔

الا الذی میں استثناء: اس استثناء میں دونوں احتمال ہو سکتے ہیں۔

اِنَّهُمْ كَانُوْ يَعْبُدُوْنَ الْاَصْنَامَ پر محمول کریں تو یہ استثناء منقطع ہوگا۔

اگر اِنَّهُمْ كَانُوْا يُشْرِكُوْنَ مَعَ اللهِ الْاَصْنَامَ پر محمول کریں تو یہ استثناء متصل ہوگا۔

بعض نے اِلَّا کو صفتی یعنی غیر کے معنی میں بنایا ہے۔

(ج) اذکر مقدر کی وجہ: اُذْکُرْ مقدر نکال کر اس بات کی طرف اشارہ کر دیا کہ اِذْ قَالَ الخ کا عامل مقدر ہے اور وہ اُذْکُرْ ہے۔

اُذْکُرْ کا مخاطب: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات پاک ہے۔

لِاَبِیْہِ سے مراد: اَبُ سے مراد آپ کے چچا ہیں کہ وہ بت پرست تھا، آپ کے والد نہیں، کیونکہ تمام انبیاء کے والدین کریمین موحد ہوئے ہیں۔

سوال نمبر 2: فاقبلت امرته سارة فی صر ة صحیة حال ای جاء ت صائحة فصکت وجهها لطمته وقالت عجوز عقیم لم تلدقط .

(الف) ترجمہ وتشریح کریں؟

(ب) درج ذیل امور کی وضاحت کریں؟

۱- سارۃ کی "ر" مخفف ہے یا مشدد؟ ۲- آپ نے اپنے چہرے پر طمانچہ کیوں مارا؟

۳- "عجوز عقیم" ترکیب میں کیا بنتا ہے؟

جواب: (الف) ترجمہ: آپ کی بیوی یعنی سارہ چیخ وپکار کی حالت میں آئی پس اپنے چہرے پر طمانچہ مارا اور کہا: میں بوڑھی ہوں کبھی اولاد کو جنم نہیں دے سکتی۔

تشریح: اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام پر بہت سے انعام فرمائے۔ بذریعہ وحی آپ علیہ السلام کو حضرت اسماعیل علیہ السلام کی پیدائش کی بھی خوشخبری دی گئی اور یہ بھی ایک بہت بڑا فضل اور انعام ہے، حالانکہ آپ اور آپ کی زوجہ محترمہ حضرت سارہ بڑھاپے کی عمر کو پہنچ چکی تھیں۔ آپ کی بیوی صاحبہ بانجھ ہو چکی تھیں۔ جب اللہ تعالیٰ نے بچے کی خوشخبری دی تو یہ سن کر آپ حیران ہو گئیں۔ مگر اللہ تعالیٰ کے لیے کوئی چیز محال نہیں وہ ہر شئی پر قادر ہے۔ چنانچہ حسب وعدہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو بیٹا عطا فرمایا۔

(ب) سارہ کی را: سارہ کی را مشدد ہے۔

طمانچہ مارنے کی وجہ: اظہار تعجب کے لیے اپنے چہرہ مبارک پر طمانچہ مارا۔

عجوز عقیم کی ترکیب: موصوف اور صفت مل کر خبر ہیں مبتدا محذوف کی جو کہ "انا"

ہے۔ مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

سوال نمبر 3: ومریم عطف علی امرء ة فرعون ابنة عمران التی احصنت فرجها حفظته فنفخنا فیه من روحنا ای جبریل حیث نفخ فی جیب درعها بخلق الله فعله الوصل الی فرجها فحملت بعیسٰی .

(الف) عبارت مذکورہ کا ترجمہ تحریر کریں؟

(ب) اغراض مفسر بیان کریں؟

جواب: (الف) ترجمة العبارة: اور مریم (اس کا عطف امرأۃ فرعون پر ہے) جو عمران کی بیٹی ہیں، جنہوں نے اپنی عصمت کی حفاظت فرمائی۔ پس ہم نے اس میں اپنی طرف سے روح پھونکی یعنی حضرت جبریل علیہ السلام نے ان کے گریبان میں پھونکا تو اللہ تعالیٰ نے وہ پھونک ان کی عصمت تک پہنچادی۔ وہ عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھ حاملہ ہو گئی۔

(ب) اغراض مفسر: علامہ مفسر نے عطف علی امرأة فرعون نکال کر اس کی ترکیب نحوی بیان فرمادی کہ اس کا عطف امرأة فرعون پر ہے، اور یہ بھی اسی عامل کا معمول ہے، جو امرأة فرعون کا ہے۔ قصبہ کا قصہ پر عطف کی طرف اشارہ کر دیا۔ حفظته سے غرض ایک تو احصنت کا آسان معنی بیان کرنا ہے اور دوسرا اس بات کی طرف اشارہ کرنا ہے کہ احصنت چونکہ باب افعال سے اور باب افعال متعدی ہو کر استعمال ہوتا ہے لیکن اس جگہ لازم ہو کر استعمال ہے۔ ای جبریل سے ایک سوال مقدر کا جواب دینا مقصود ہے۔ سوال یہ ہے کہ اللہ پھونک مارنے سے پاک ہے، پھر مذکورہ آیات مبارکہ کا کیا مطلب ہوا؟ اس کا جواب دیا کہ اس جگہ پھونک مارنے سے مراد یہ ہے کہ اللہ نے حضرت جبریل علیہ السلام کو حکم دیا تو انہوں نے اللہ کے حکم سے پھونک ماری جس وجہ سے وہ حاملہ ہو گئیں۔

سوال نمبر 4: فقال لهم رسول الله صالح ناقة الله ای ذروها وسقیها وشربها فی یومها وکان لها یوم ولهم یوم .

(الف) عبارت مذکورہ کا ترجمہ کریں "ای ذروھا" سے کیا اشارہ کیا گیا ہے؟

(ب) ذروھا کون سا صیغہ ہے؟ ہفت اقسام میں کیا ہے؟ اس کی اصل بتائیں؟

"وسقیاھا" کا عطف کس پر ہے؟

جواب: (الف) ترجمة العبارة: "پس کہا ان کو اللہ کے رسول صالح علیہ السلام نے کہ اللہ کی ناقہ (کے درپے ہونے) اور اس کے پینے کی باری سے بچو، جس دن میں اس کا پینا مقرر ہے (ہفتے میں)۔ ایک دن اونٹنی کے لیے (مقرر تھا) اور باقی دن ان کے لیے (مقرر تھے)"

ذروھا نکالنے کی وجہ: ذروھا فعل مقدر نکال کر اس بات کی طرف اشارہ کر دیا کہ ناقة اللہ مفعول بہ ہے اور اس کا عامل محذوف ہے۔

(ب) ذُرُوْھَا صیغہ: صیغہ جمع مذکر فعل امر حاضر معروف ثلاثی مجرد از باب ضرب یضرب۔

ہفت اقسام سے تعلق: ہفت اقسام سے مثال واوی ہے۔

سقیاھا کا عطف: اس کا عطف ناقة اللہ پر ہے۔

حصہ دوم: اصول تفسیر

سوال نمبر 5: قرآن پاک نے چار گمراہ فرقوں (مشرکین، یہود، نصاریٰ، منافقین) کے ساتھ مخاصمہ کس طرح کیا؟ تفصیل سے لکھیں۔

جواب: مشرکین، یہودی، عیسائی اور منافق ان چار گمراہ فرقوں سے مخاصمہ کے دو طریقے ہیں:

پہلا طریقہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے پہلے ان کے باطل عقائد کو بیان فرمایا ہے اور ان عقائد کی شناعت اور برائی پر نص فرمائی پھر ان کی ناپسندیدگی کو بیان کیا۔

دوسرا طریقہ یہ ہے کہ ان کے کمزور شبہات کو بیان کر کے دلائل واضحہ اور قطعیہ کے ساتھ ان کا رد کیا جائے اور اللہ تعالیٰ کی توحید کا اثبات کیا جائے۔

ان چاروں فرقوں میں سے کسی بھی فرقے کا عقیدہ درست نہیں ہے، سب باطل ہیں۔ یہودی تورات پر ایمان رکھتے تھے اور ان کی گمراہیاں یہ ہیں کہ انہوں نے توراة کے

احکام کو بدل ڈالا۔ تورات کی آیات کو چھپانا اور جو چیز تورات میں درج نہیں اس کو داخل کر دینا، احکام کو نافذ کرنے میں کوتاہی کرنا اور عصبیت کا شکار رہنا۔ اسی طرح نبی علیہ السلام کی رسالت کو نہ ماننا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان اقدس میں زبان درازی کرنا ان کی گمراہیاں تھیں۔ یہودی اللہ تعالیٰ کی شان اقدس میں زبان درازی کرتے ہوئے کہتے تھے کہ بت یعنی باطل معبود بھی اللہ کے ساتھ شریک ہیں اور انہوں نے حضرت عزیر علیہ السلام کو اللہ کا بیٹا قرار دیا۔ ان کا یہ بھی باطل عقیدہ ہے کہ زمین و آسمان کی تخلیق کے بعد اللہ تعالیٰ تھک ہار کر ہفتہ کے دن آرام کرنے کے لیے بیٹھ گیا۔

معاذ اللہ یہ بکواس بھی کرتے تھے کہ حضرت مریم زنا سے حاملہ ہوئیں اور معاذ اللہ حضرت عیسیٰ ولد الزناء ہیں۔ اس طرح عیسائی بھی بہت گندے اور غلط و باطل نظریات رکھتے تھے۔ یہ عقیدہ تثلیث کے قائل تھے یعنی اللہ تعالیٰ (معاذ اللہ) تین میں تیسرا ہے۔ ان کا ایک باطل عقیدہ یہ بھی ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اللہ کا بیٹا ہے (معاذ اللہ)' حضرت مریم اس کی بیوی اور فرشتے اللہ کی بیٹیاں (معاذ اللہ) ہیں۔ یہی حال مشرکین کا تھا کہ یعنی شرک کرنا، تشبیہ کا قول کرنا یعنی صفات بشریہ کو اللہ تعالیٰ کے لیے ثابت کرنا تحریف کرنا، آخرت کا انکار کرنا، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کو بعید سمجھنا، برے اعمال کو عام کرنا، ایک دوسرے پر ظلم کرنا اور باطل تقلید کرنا وغیرہ وغیرہ۔

اللہ تعالیٰ نے ان تمام عقائد باطلہ کا بطلان احسن طریقے سے فرمایا۔ مختلف دلائل سے اللہ تعالیٰ نے اپنی وحدانیت و پاکی اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کو ثابت کیا۔

سوال نمبر 6: قرآن پاک کا اسلوب اور انداز کیسا ہے؟ ناسخ و منسوخ بیان کریں؟

جواب: قرآن کریم آخری الہامی کتاب ہے' جو تمام سماوی کتب کی جامع ہے۔ اس کے تمام مضامین حقائق اور مقتضی الحال کے موافق ہیں۔ اس کا اسلوب حکیمانہ اور دلنشین ہے۔ چنانچہ ارشاد ربانی ہے: وَاَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ مِنَ الْكِتٰبِ وَ مُهَيْمِنًا عَلَيْهِ

بخاری شریف کی روایت ہے: ہر نبی کو ایسی نشانیاں و معجزات دیے گئے ہیں' جن کو

دیکھ کر بہت کم لوگ ایمان لائے۔ بے شک جو کچھ مجھے دیا گیا ہے پس مجھے یقین ہے کہ قیامت کے دن میرے ماننے والوں کی تعداد کثیر ہوگی۔ علاوہ ازیں قرآن میں سہولت انسانی کو پیش نظر رکھا گیا ہے۔جس وجہ سے اس کی طرف لوگوں کی کشش ،میلان اور عملی وقلبی رجحان زیادہ ہے۔

ناسخ ومنسوخ کا بیان:

نسخ کا لغوی معنیٰ ہے ایک شئی کو دوسری شئی کے ساتھ زائل کرنا جبکہ اصولیوں کے نزدیک آیات کے بعض اوصاف کو دوسری آیت کے ساتھ زائل کرنا، نسخ کہلاتا ہے۔

نسخ کا باب بہت وسیع ہے۔ گہری نظر سے دیکھنے سے پتہ چلتا ہے کہ آیات منسوخہ غیر محصور ہیں۔ یعنی ان کا تعین نہیں کیا جاسکتا جبکہ متاخرین کی اصطلاح کے مطابق منسوخ کی تعداد بہت کم ہے۔ متاخرین کے نزدیک منسوخ آیات کی تعداد تقریباً بیس (20) ہے۔

مختلف سورتوں میں نسخ کی کئی صورتیں بنتی ہیں، جو درج ذیل ہیں:

۱۔تلاوت اور حکم دونوں منسوخ

۲۔تلاوت منسوخ حکم باقی

۳۔تلاوت باقی حکم منسوخ

☆☆☆☆☆

تنظیم المدارس (اہلسنّت) پاکستان

سالانہ امتحان شہادۃ العالیۃ (بی اے)

سال اوّل برائے طلباء سال ۱۴۳۶ھ/2015ء

﴿دوسرا پرچہ: حدیث واصول حدیث﴾

مقررہ وقت: تین گھنٹے — کل نمبر 100

نوٹ: پہلا سوال لازمی ہے باقی ہر حصہ سے دو دو سوال حل کریں۔

القسم الاوّل...... حدیث

سوال نمبر1: عن طلحة بن عبدالله بن عوف قال صليت خلف ابن عباس على جنازة فقرأ فاتحة الكتاب فقال لتعلموا انها سنة ۔

(الف) حدیث شریف میں مذکورہ مسئلہ کا جواب تحریر کرتے ہوئے اپنے مؤقف مدلل طور پر تحریر کریں؟ ۱۲

(ب) غائبانہ نماز جنازہ جائز ہے یا نہیں اختلاف اہل سنت وغیر مقلدین مع دلائل تحریر کریں؟ ۱۳

(ج) مرد اور عورت کا کفن سنت تحریر کریں؟ ۵

سوال نمبر2: قال يا محمد صلى الله عليه وسلم اخبرني عن الاسلام قال الاسلام ان تشهد ان لا اله الا الله وان محمدا رسول الله وتقيم الصلوة وتوتي الزكو ة وتصوم رمضان وتحج البيت ان استطعت اليه سبيلا قال صدقت ۔

(الف) حدیث شریف کا ترجمہ کریں؟ ۵

(ب) مذکورہ حدیث شریف کے آخر میں حضور نے جو علامات قیامت بیان کیں وہ تحریر کریں؟ ۸

(ج) "ما المسؤل عنها باعلم من السائل" سے منکرین علم غیب اپنا مؤقف بیان کرتے ہیں آپ اپنا مؤقف مع دلائل تحریر کریں؟ ۱۲

سوال نمبر3: عن عبداللہ بن عمرو قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الله لا يقبض العلم انتزاعا ينتزعه من العباد ولكن يقبض العلم بقبض العلماء حتى اذالم يبق عالما اتخذ الناس رؤسا جهالا فسئلوا فافتوا بغير علم فضلوا واضلوا

(الف) حدیث شریف پر اعراب لگا کر ترجمہ تحریر کریں؟ ۸

(ب) علم اور علماء کی فضیلت پر ایک جامع نوٹ تحریر کریں؟ (۱۰)

(ج) خط کشیدہ عبارت کی ترکیب نحوی تحریر کریں؟ ۷

سوال نمبر4: درج ذیل اقسام بیوع میں سے کسی پانچ کی تعریف مع حکم تحریر کریں؟ ۵

۱-تلقی جلب ۔ ۲-منابذۃ ۔ ۳-ملامسۃ ۔ ۴-بیع المصراۃ ۔ ۵-مساومۃ ۔ ۶-بیع عرایا ۔ ۷-بیع نجش ۔

القسم الثانی ...... اصول حدیث

سوال نمبر5: امام ترمذی جب فرماتے ہیں "هذا حديث حسن صحيح يا حديث حسن غريب صحيح" تو اس سے کیا مراد ہوتا ہے؟ ۱۰

سوال نمبر6: تعدد رُواۃ کے اعتبار سے حدیث کی اقسام کتنی اور کون سی ہیں؟ ہر ایک کی تعریف تحریر کریں؟ (۱۰)

سوال نمبر7: درج ذیل اصطلاحات کی تعریف تحریر کریں؟ (۱۰)

مرسل، معنعن، شاذ، فرد نسبی، مقطوع

☆☆☆☆☆

درجہ عالیہ (سال اول) برائے طلباء بابت 2015ء

دوسرا پرچہ: حدیث واصول حدیث

القسم الاوّل ...... حدیث

سوال نمبر1: عن طلحة بن عبدالله بن عوف قال صليت خلف ابن عباس على جنازة فقرأ فاتحة الكتاب فقال لتعلموا انها سنة ۔

(الف) حدیث شریف میں مذکورہ مسئلہ کا جواب تحریر کرتے ہوئے اپنے مؤقف مدلل طور پر تحریر کریں؟

(ب) غائبانہ نماز جنازہ جائز ہے یا نہیں؟ اختلاف اہل سنت وغیر مقلدین مع دلائل تحریر کریں؟

(ج) مرد اور عورت کا کفن سنت تحریر کریں؟

جواب: (الف) مذکورہ مسئلہ کا جواب اور اپنا مؤقف:

مذکورہ حدیث سے یہ مسئلہ ثابت ہوتا ہے کہ نماز جنازہ میں سورت فاتحہ پڑھنا جائز ہے بلکہ پڑھی جائے گی۔ اسی حدیث کو دلیل بناتے ہوئے بعض لوگ نماز جنازہ میں قرأۃ سورۃ فاتحہ کو لازم قرار دیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ نماز جنازہ میں سورت فاتحہ پڑھنا ضروری ہے۔

ہمارا مذہب یہ ہے کہ نماز جنازہ میں مخصوص دعائیں پڑھی جائیں گی۔ ہمارے نزدیک نماز جنازہ میں قرأۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت نہیں ہے۔ امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ کی ایک روایت میں ہے، جو انہوں نے حضرت نافع رضی اللہ عنہ سے بیان کی ہے کہ حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما نماز جنازہ میں قرأۃ نہیں کرتے تھے۔ یہی احناف کا

مذہب ہے۔اس روایت میں لفظ سنت سے مراد وہ راستہ ہے، جو دین میں چلے۔البتہ دعا کی نیت سے فاتحہ پڑھنا جائز ہے۔

(ب) غائبانہ نماز جنازہ:

ہمارے نزدیک غائبانہ نماز جنازہ جائز نہیں ہے مگر غیر مقلدین کے نزدیک غائبانہ نماز جنازہ جائز ہے۔ان کی دلیل وہ حدیث ہے، جس میں حبشہ کے بادشاہ کے انتقال کی خبر سن کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی نماز جنازہ پڑھی تھی۔ ہمارے نزدیک نمازِ جنازہ کے وقت میت کا حاضر ہونا ضروری ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک موقع کے علاوہ کسی موقع پر پر غائبانہ نماز جنازہ ثابت نہیں ہے۔ نجاشی والی روایت کا جواب اس طرح دیا جائے گا کہ یہ واقعہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خصوصیات میں سے ہے۔دوسرا یہ ہے کہ بحکم الٰہی نجاشی کی میت کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے پیش کیا گیا تھا، غائبانہ نماز جنازہ نہیں تھا۔ تیسرا یہ کہ اللہ تعالیٰ نے مدینہ پاک سے حبشہ تک زمین کو سمیٹ دیا تھا اور میت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے موجود تھی۔

(ج) مرد اور عورت کا سنت کفن:

مرد کے لیے تین کپڑے سنت ہیں اور وہ یہ ہیں:

١-قمیص۔٢-ازار۔٣-تہبند/لفافہ۔

عورت کے لیے پانچ کپڑے سنت ہیں۔تین مذکورہ، اور دو یہ ہیں:

(١) اوڑھنی۔(٢) سینہ بند۔

سوال نمبر2: قال یا محمد صلی اللہ علیہ وسلم اخبرنی عن الاسلام قال الاسلام ان تشھد ان لا الہ الا اللہ وان محمدا رسول اللہ وتقیم الصلوۃ وتوتی الزکوۃ وتصوم رمضان وتحج البیت ان استطعت الیہ سبیلا قال صدقت.

(الف) حدیث شریف کا ترجمہ کریں؟

(ب) مذکورہ حدیث شریف کے آخر میں حضور نے جو علامات قیامت بیان کیں وہ تحریر کریں؟

(ج) "ما المسؤل عنھا باعلم من السائل" سے منکرین علم غیب اپنا مؤقف بیان کرتے ہیں آپ اپنا مؤقف مع دلائل تحریر کریں؟

جواب: (الف) ترجمہ: اس نے کہا: اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) مجھے اسلام کے بارے میں خبر دیجئے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسلام یہ ہے کہ تو گواہی دے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور (حضرت) محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ کے رسول ہیں۔تو نماز قائم کرے، زکوۃ ادا کرے، رمضان کے روزے رکھے اور بیت اللہ کا حج کرے اگر تو اس کی طرف راستے کی طاقت رکھتا ہو۔اس نے کہا: آپ نے سچ کہا۔

(ب) علامات قیامت:

☆ لونڈی اپنے آقا کو جنم دے گی۔☆ ننگے پاؤں، ننگے بدن والے، محتاج وفقیر اور چرواہے کو تو دیکھے گا کہ بلند عمارتوں پر فخر کریں گے۔

(ج) علم غیب کا بیان:

کچھ لوگ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے علم غیب کا انکار کرتے ہیں اور وہ اپنے مؤقف پر مذکورہ بالا عبارت سے دلیل پکڑتے ہیں کہ اگر آپ کو علم غیب ہوتا تو آپ یہ جملہ ارشاد نہ فرماتے۔

ہمارے نزدیک نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کی عطاء سے ما کان و ما یکون سب جانتے ہیں، سب آپ کے علم میں ہے۔ ہمارے اس مؤقف پر قرآن مجید کی متعدد آیات مبارکہ دال ہیں، اسی طرح کثیر احادیث مبارکہ موجود ہیں۔متعدد واقعات اس بات کی طرف مشیر ہیں کہ نبی علیہ السلام کو علم غیب ہے۔قرآن مجید میں ہے: تبیانًا لکل شیء کہ قرآن میں ہر شئی کا بیان ہے۔

قرآن مجید آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر اترا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑھ کر کوئی

قرآن کو جاننے والا نہ تھا۔ اسی طرح دوسری جگہ ارشاد باری تعالیٰ ہے جس میں صراحتاً رسولوں کے علم غیب کا بیان ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ترجمہ و مفہوم: ''اللہ کے علاوہ کوئی علم غیب نہیں جانتا مگر اپنے رسولوں میں سے جسے چاہے غیب کا علم عطا فرما دیتا ہے۔'' اس کے علاوہ اور بھی بے شمار آیات واحادیث ہیں جو ہمارے مؤقف کی تائید کرتی ہیں۔

مذکورہ قول مبارک کا جواب یعنی منکرین کا جواب:

☆ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے بتدریج تمام چیزوں کا علم عطا فرمایا ہے۔ ہو سکتا ہے کہ قیامت کے بارے میں اس وقت علم نہ عطا کیا گیا ہو ورنہ تو دوسری روایات میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے قیامت کا وقت تک بتا دیا ہے کہ جمعہ کے دن قائم ہوگی۔

☆ قاعدہ ہے جب اسم تفضیل تحت النفی واقع ہو وہاں بالکلیہ مشتق منہ کی نفی نہیں ہوتی۔ مطلب یہ ہوا کہ اے جبریل قیامت کے بارے میں جتنا مجھے بتایا گیا ہے اتنا بتا دیا یعنی ہم دونوں کا علم برابر ہے۔

سوال نمبر3: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَقْبِضُ الْعِلْمَ انْتِزَاعًا يَنْتَزِعُهٗ مِنَ الْعِبَادِ وَلٰكِنْ يَقْبِضُ الْعِلْمَ بِقَبْضِ الْعُلَمَاءِ حَتّٰى اِذَا لَمْ يَبْقَ عَالِمًا اِتَّخَذَ النَّاسُ رُؤُسًا جِهَالًا فَسُئِلُوْا فَاَفْتُوْا بِغَيْرِ عِلْمٍ فَضَلُّوْا وَاَضَلُّوْا

(الف) حدیث شریف پر اعراب لگا کر ترجمہ تحریر کریں؟

(ب) علم اور علماء کی فضیلت پر ایک جامع نوٹ تحریر کریں؟

(ج) خط کشیدہ عبارت کی ترکیب نحوی تحریر کریں؟

جواب: (الف) اعراب اوپر لگا دیے گئے۔

ترجمہ: ''حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ بندوں سے علم کھینچ کر ختم نہیں کرے گا بلکہ علماء کے اٹھانے کے سبب علم اٹھائے گا حتیٰ کہ ایک عالم بھی باقی نہیں رہے گا۔ لوگ جہلاء کو اپنے آئمہ تعینات کریں گے، پس وہ ان سے سوال کریں گے تو وہ انہیں بغیر علم کے فتویٰ دیں گے۔ وہ خود بھی

گمراہ ہوں گے اور دوسروں کو بھی گمراہ کریں گے۔''

(ب) فضیلت علم وعطاء:

علم ایک ایسی لازوال دولت ہے، جو کبھی ختم نہیں ہو سکتی اور ایسا سمندر ہے کہ اس کی گہرائی تک پہنچنا ممکن نہیں ہے۔ قرآن میں علماء کی عظمت کثیر آیات مبارکہ میں بیان ہوئی ہے، ارشاد ربانی ہے: اِنَّمَا يَخْشَى اللّٰهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمٰٓؤُا۔ دوسری جگہ ارشاد ہے: فَاسْئَلُوْٓا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ۔ تیسری جگہ ہے: هَلْ يَسْتَوِي الَّذِيْنَ يَعْلَمُوْنَ وَالَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ۔ علاوہ ازیں اور بھی بہت سی آیات مبارکہ وارد ہیں۔

احادیث مبارکہ میں بھی علم وعلماء کی فضیلت بیان کی گئی ہے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''علم حاصل کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے۔'' مزید فرمایا: ''تم علم دین حاصل کرو چاہے تمہیں چین ہی جانا پڑے۔'' فرمایا: ''ایک عالم باعمل ہزار عابدوں سے زیادہ شیطان پر بھاری ہے۔'' فرمایا: ''علماء کے قلم کی روشنائی شہید کے خون کے برابر ہے۔'' فرمایا: ''عالم باعمل سے مصافحہ اور اس کی زیارت نبی کی زیارت کی طرح ہے۔'' اس طرح مزید احادیث مبارکہ وارد ہیں۔

(ج) خط کشیدہ عبارت کی ترکیب:

ان حرف مشبہ بفعل اللہ اسم لا یقبض فعل وفاعل العلم مفعول بہ انتزاعاً موصوف۔ ینتزعہ فعل، فاعل اور مفعول بہ من حرف جار العباد مجرور جار مجرور ظرف لغو۔ فعل، فاعل، مفعول بہ اور ظرف لغو سے مل کر صفت، موصوف صفت مل کر مفعول مطلق۔ لا یقبض فعل فاعل اور مفعول بہ اور مفعول مطلق سے مل کر جملہ ہو کر خبر۔ ان اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

سوال نمبر4: درج ذیل اقسام بیوع میں سے کسی پانچ کی تعریف مع حکم تحریر کریں؟

۱- تلقی جلب ۔ ۲- منابذۃ ۔ ۳- ملامسۃ ۔ ۴- بیع المصراۃ ۔

۵-مساومۃ ۔ ۶-بیع عرایا ۔ ۷-بیع نجش ۔

جواب: ۱- **تلقی جلب:** شہری کا دیہاتی سے شہر میں داخل ہونے اور قیمت معلوم کرنے سے پہلے ہی شہر کے باہر جا کر کوئی چیز خرید لینا۔ یہ منع ہے۔

۲- **منابذہ:** بائع اور مشتری دونوں اس بات پر راضی ہو جائیں کہ بائع کہے کہ جب میں کوئی چیز تمہاری طرف پھینکوں تو بیع لازم ہو جائے گی اور اسے واپس کرنے کا اختیار نہیں۔ یہ بھی منع ہے اور حرام ہے۔

۳- **ملامسہ:** کسی چیز کو چھونے سے مشتری مبیع کا مالک ہو جائے۔ یہ منع ہے کیونکہ اس میں فریقین کا نقصان ہے۔

۴- **مصراۃ:** چند ایام تک کسی جانور کا دودھ تھنوں میں روک کر فروخت کرنا۔ یہ بھی منع ہے کہ اس میں دھوکہ ہے۔

۵- **عرایا:** درخت پر لگے ہوئے پھل کو پکنے سے پہلے فروخت کرنا۔ یہ بھی منع ہے۔

۶- **مساومۃ:** قیمت پر قیمت لگانا۔ یہ بھی منع ہے۔

۷- **نجش:** کسی چیز کی اصل قیمت لگا دی جائے۔ اس کے بعد کسی شخص کا زیادہ قیمت لگانا جبکہ اس کا ارادہ چیز کو خریدنے کا نہ ہو بلکہ قیمت میں اضافہ کرنا ہو۔ یہ بھی منع ہے۔

القسم الثانی ...... اصول حدیث

سوال نمبر 5: امام ترمذی جب فرماتے ہیں: "ھذا حدیث حسن صحیح یا حدیث حسن غریب صحیح" تو اس سے کیا مراد ہوتا ہے؟

جواب: پہلی صورت پر اعتراض ہوتا ہے کہ حسن اور صحیح مستقل دو قسمیں ہیں: یہ کیسے جمع ہو سکتی ہیں؟ اس کے دو جواب ہیں، جو درج ذیل ہیں:

۱- راویوں کے اوصاف میں آئمہ حدیث کے مختلف اقوال ہیں۔ بعض کے نزدیک وہ حدیث حسن ہے اور بعض کے مطابق صحیح۔ اس صورت میں اس جگہ حرف عطف "او"

محذوف ہوگا۔

۲- یہ حدیث دو سندوں سے مروی ہے ایک کے اعتبار سے حسن اور دوسری کے اعتبار سے صحیح۔ اس صورت میں یہاں واؤ محذوف ہوگی۔

دوسری صورت پر اعتراض ہوتا ہے کہ غریب ایک طریقہ سے مروی حدیث کو کہتے ہیں جبکہ صحیح متعدد طریقوں سے مروی ہوتی ہے تو کیسے ہو سکتا ہے کہ ایک روایت حسن ہو، غریب بھی ہو اور صحیح بھی؟ اس کا جواب یہ ہے کہ حدیث حسن میں دو اصطلاحات ہیں: ایک جمہور کی جس میں تعدد طرق کی شرط نہیں اور دوسری امام ترمذی کی اصطلاح ہے جس میں تعدد طرق شرط ہے۔ امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ جہاں "ھذا حدیث حسن غریب" فرماتے ہیں وہاں لفظ حسن جمہور کی اصطلاح کے مطابق ہوتا ہے۔ لہٰذا یہ غرابت کے منافی نہیں ہے اور جہاں ھذا حدیث حسن فرماتے ہیں وہاں ان کی اپنی اصطلاح مراد ہوتی ہے۔

سوال نمبر 6: تعدد رُواۃ کے اعتبار سے حدیث کی اقسام کتنی اور کون سی ہیں ہر ایک کی تعریف تحریر کریں؟

جواب: تعدد رُواۃ کے اعتبار سے حدیث کی چار قسمیں ہیں، جو درج ذیل ہیں:

۱-غریب: جس حدیث کا راوی ایک ہو۔

۲-عزیز: اگر راویوں کی تعداد زیادہ ہو تو اسے عزیز کہتے ہیں۔

۳-مشہور: اگر راویوں کی تعداد دو سے زائد ہو تو مشہور کہلاتی ہے۔

۴-متواتر: اگر ہر دور میں راویوں کی تعداد اتنی زیادہ ہو کہ ان کا جھوٹ پر جمع ہونا محال ہو۔

سوال نمبر 7: درج ذیل اصطلاحات کی تعریف تحریر کریں؟

مرسل، معنعن، شاذ، فرد نسبی، مقطوع

جواب: **مرسل:** جس حدیث کی سند کے اخیر سے کوئی راوی ساقط کیا گیا ہو مثلاً تابعی صحابی کو چھوڑ کر براہ راست حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرے۔

معنعن: وہ حدیث ہے جو الفاظ عن، عن سے بیان کی گئی ہو۔

شاذ: جس روایت میں ثقہ راوی اپنے سے زیادہ ثقہ کی مخالفت کرے۔

فرد نسبی: جب سند کے درمیان میں تفرد ہو مثلاً صحابی سے روایت کرنے والے ایک سے زائد ہوں مگر بعد میں ایک ہو۔

مقطوع: وہ حدیث ہے جس میں تابعین کے اقوال، افعال اور تقریرات کا بیان ہو۔

☆☆☆☆☆

تنظیم المدارس (اہلسنّت) پاکستان

سالانہ امتحان شہادۃ العالیۃ (بی اے)

سال اوّل برائے طلباء سال ۱۴۳۶ھ/2015ء

﴿تیسرا پرچہ: اصول فقہ﴾

مقررہ وقت: تین گھنٹے — کل نمبر 100

نوٹ: سوال نمبر 4 لازمی ہے باقی میں سے کوئی سے دو سوال حل کریں۔

سوال نمبر 1: (الف) قیاس کا لغوی واصطلاحی معنی لکھیں؟ (۱۰)

(ب) قیاس کی شرط اور اس کے ارکان تحریر کریں؟ ۱۳

(ج) **ولما صارت العلة عندنا علة باثر قدمنا على القياس الاستحسان .**

عبارت مذکورہ کا ترجمہ وتشریح کریں؟ نیز استحسان کا لغوی و شرعی معنی تحریر کریں؟ (۱۰)

سوال نمبر 2: (الف) علل طردیہ اور علل مؤثرہ کی وضاحت کریں؟ ۱۲

(ب) ممانعة، فساد وضع اور مناقضة کی تعریفات وامثلہ تحریر کریں؟ ۹

(ج) سبب، علت، شرط اور عدالت کی تعریفات وامثلہ تحریر کریں؟ ۱۲

سوال نمبر 3: **واقامة الشیء مقام غیره نوعان احدهما اقامة السبب الداعی مقام المدعو کمافی السفر والمرض .**

(الف) عبارت کا ترجمہ وتشریح کریں اور بتائیں سبب داعی کون ہے مدعو کون ہے؟ ۱۰

(ب) کیا عقل علل موجبات میں سے ہے یا نہیں؟

معتزلہ اور اشعریہ کا اختلاف مع دلیل لکھ کر قول صحیح بیان کریں؟ ۲۳

سوال نمبر 4: والاغماء مثل النوم فی فوت الاختیار وفوت استعمال القدرة حتی منع صحة العبارات وهو اشد منه لان النوم فترة اصلية وهذا عارض ينافي القوة اصلاً .

(الف) عبارت مذکورہ کا ترجمہ وتشریح تحریر کریں؟ ۱۲

(ب) ۱- اغماء کی تعریف کریں؟ ۶

۲- کیا اغماء تمام حالات میں ناقض وضو ہے یا بعض حالات میں؟ وضاحت کریں؟ ۸

۳- نیند کس حال میں ناقض وضوء ہے اس فرق کی وجہ مفصل بیان کریں؟ ۸

☆☆☆☆☆

درجہ عالیہ (سال اول) برائے طلباء بابت 2015ء

﴿تیسرا پرچہ: اصول فقہ﴾

سوال نمبر 1: (الف) قیاس کا لغوی واصطلاحی معنی لکھیں؟

(ب) قیاس کی شرط اور اس کے ارکان تحریر کریں؟

(ج) ولما صارت العلة عندنا علة باثر قدمنا على القياس الاستحسان .

عبارت مذکورہ کا ترجمہ وتشریح کریں؟ نیز استحسان کا لغوی وشرعی معنی تحریر کریں؟

جواب: (الف) قیاس کا لغوی واصطلاحی معنی:

قیاس کا لغوی معنی ہے اندازہ کرنا جبکہ اصطلاحی معنی ہے کسی حکم شرعی کو اصل سے فرع کے لیے ثابت کرنا' کیونکہ اس میں بھی وہی علت موجود ہے' جو اصل میں ہے۔

(ب) قیاس کی شرائط:

قیاس کی چار شرطیں ہیں، جو درج ذیل ہیں:

۱- وہ کسی نص سے ثابت نہ ہو کہ اصل کا حکم اصل سے مخصوص ہو جیسے: حضرت خزیمہ رضی اللہ عنہ کی گواہی کو دو گواہوں کے برابر قرار دینا۔ یہاں انفرادی خصوصیت ہے' جو غیر میں نہیں ہے۔

۲- منصوص علیہ مسئلہ خلاف قیاس نہ ہو۔

۳- غیر منصوص علیہ مسئلہ صرف منصوص علیہ مسئلہ کی نظیر ہو خواہ منصوص علیہ نہ ہو' نیز وہ حکم شرعی ہو مگر لغوی نہ ہو۔

۴- تعلیل کے بعد اصل حکم اپنی سابقہ حالت میں موجود رہے یعنی نص کا حکم تبدیل نہ

ہو۔

ارکانِ قیاس: قیاس کے ارکان چار ہیں:

۱-اصل۔ ۲-فرع۔ ۳-علت۔ ۴-حکم

(ج) ترجمة العبارة و تشريحا:

جب علت ہمارے نزدیک علت باثرہ ہے تو مقدم کیا ہم نے قیاس پر استحسان کو۔

جب استحسان کی صورتیں قیاس جلی کے خلاف ہوں تو قیاس کو استحسان کے مقابلہ میں چھوڑ دیا جائے گا جیسا کہ کسی شخص سے نیا جوتا تیار کروایا ہو تو پہلے اسے ناپ دیا جاتا ہے پھر وہ اس کے مطابق جوتا تیار کرتا ہے۔ گو جوتا تیار موجود نہیں ہوتا مگر اس کی بیع ہو جاتی ہے' قیاس کے خلاف ہے' کیونکہ اس کے جواز پر اجماع منعقد ہو چکا ہے۔ لہٰذا قیاس پر نہیں بلکہ استحسان پر عمل ہو گا۔

استحسان کا لغوی معنٰی: کسی چیز کو حسین اور خوبصورتی سے شمار کرنا۔

اصطلاحی معنٰی: علماء اصول کی اصطلاح میں قیاس خفی کا دوسرا نام استحسان ہے۔

سوال نمبر2: (الف) علل طردیہ اور علل مؤثرہ کی وضاحت کریں؟

(ب) ممانعة، فساد وضع اور مناقضة کی تعریفات و امثلہ تحریر کریں؟

(ج) سبب، علت، شرط اور عدالت کی تعریفات و امثلہ تحریر کریں؟

جواب: (الف) علل طردیہ و مؤثرہ کی وضاحت:

علت طردیہ کا مطلب یہ ہے کہ اس کے وجود و عدم کے ساتھ اس کا حکم معلق رہتا ہے۔ گویا علت ہو تو حکم موجود اور علت نہ ہو تو حکم معدوم ہو گا۔ علت مؤثرہ سے مراد یہ ہے کہ جس کا اثر نص یا اجماع امت سے معلل ہو جو جنس کی صورت میں ظاہر ہو مثلاً حدیث سے ثابت ہے کہ بلی کی آمد و رفت کی کثرت کے باعث اس کا جھوٹا پانی پاک قرار دیا گیا ہے۔

(ب) ممانعت:

یعنی سامع استدلال کرنے والے کی دلیل کے تمام مقدمات یا بعض کو تسلیم کرنے

سے انکار کرے مثلاً سامع متدل سے یوں کہے کہ جس وصف کو تم نے علت قرار دیا میں اسے تسلیم نہیں کرتا، کیونکہ میرے نزدیک اس کی علت اور چیز ہے۔

فساد وضع: علت کا از خود اصل حکم کو تسلیم نہ کرنا اور اس کے عکس کا تقاضا کرنا فساد وضع کہلاتا ہے جیسے: زوجین میں سے کوئی ایک مسلمان ہو جائے تو نکاح فاسد ہو جاتا ہے اور دونوں میں تفریق ہو جاتی ہے۔ اس تفریق کی علت دونوں میں سے ایک کا اسلام قبول کرنا ہے۔

مناقضہ: دوسرے کی بات کو روک کر اس پر اعتراض کرنا مناقضہ کہلاتا ہے، جیسا کہ کوئی کہے کہ رکوع جاتے اور اٹھتے وقت رفع یدین نہیں کرنا چاہیے۔ اس پر مدمقابل کہے کہ میں آپ کی بات نہیں مانتا اور ساتھ ہی رفع یدین والی حدیث پیش کر دے۔

(ج) سبب: کسی چیز کا وہ متعلق جو اس چیز تک پہنچا دے جیسے: وہ راستہ جو منزل مقصود تک پہنچاتا ہے۔

علت: کسی چیز کا وہ حکم جو اس کے لیے نفاذ کا باعث بنے جیسے: مسافر کے لیے ترکِ صوم کی اجازت ہے۔ اب سفر اذن کی علت ہے۔

شرط: یعنی کسی شئی کو کسی شئی پر معلق کرنا، جیسے: اگر کوئی اپنی بیوی کو کہے: "اِنْ دَخَلْتِ الدَّارَ فَاَنْتِ طَالِقٌ" تو اس میں دخولِ دار شرط ہے طلاق کی۔

عدالت: اس علت کا اثر پہلے ظاہر ہو گیا ہو جیسے: نابالغ کا اثر مال کی ولایت پر یعنی نابالغ کو مال پر ولایت حاصل نہیں ہوتی۔ یہی وجہ ہے کہ ان کا ولی یا ذمہ دار اس کے ذمہ دار ہوتے ہیں۔ جب وہ بالغ ہو جائے تو انہیں نکاح کے اعتبار سے اپنے نفس پر اور مال کے لحاظ سے اس کے تصرف پر ولایت حاصل ہو جاتی ہے۔

سوال نمبر3: **واقامة الشيء مقام غيره نوعان احدهما اقامة السبب الداعي مقام المدعو كمافي السفر والمرض.**

(الف) عبارت کا ترجمہ و تشریح کریں اور بتائیں سبب داعی کون ہے مدعو کون ہے؟

(ب) کیا عقل علل موجبات میں سے ہے یا نہیں؟

معتزلہ اور اشعریہ کا اختلاف مع دلیل لکھ کر قول صحیح بیان کریں؟

جواب: (الف) ترجمہ وتشریح: ایک شئی کو غیر کی جگہ رکھنے کی دو قسمیں ہیں: ان میں سے ایک یہ ہے کہ سبب داعی کو مدعو کی جگہ رکھنا جیسا کہ سفر اور مرض میں۔

مصنف یہاں سے علت کی اقسام بیان کررہے ہیں کہ علت کی دو قسمیں ہیں:

(۱) علت تامہ یعنی وہ علت ہے جس میں تین چیزیں پائی جائیں: حکم کا اس کی طرف مضاف ہونا، حکم میں مؤثر ہونا، حکم کا اس سے متصل ہونا اور زمانی انفصال نہ ہو۔

(۲) علت ناقصہ یعنی وہ علت جس میں علت تامہ کی صفات ثلاثہ میں سے ایک یا دو یا تینوں نہ ہوں۔ اس میں سفر داعی اور مشقت مدعو ہے۔ اسی طرح دوسری مثال میں مرض داعی اور جان کا ضیاع مدعو ہے۔

(ب) عقل کا تعلق:

اس بات میں اختلاف ہے کہ عقل کا تعلق موجبات سے ہے یا نہیں؟ بعض نے عقل کو علل موجبات سے شمار کیا ہے جبکہ بعض نے علل موجبات سے عقل کو شمار نہیں کیا ہے۔

معتزلہ کا مؤقف ہے کہ اچھی چیزوں میں عقل کا تعلق علت موجبہ سے ہے اور اشاعرہ کہتے ہیں کہ عقل کا سمع کے بغیر کوئی اعتبار نہیں ہے۔ لہٰذا اگر مشرک کو دعوت نہ پہنچے تو وہ معذور ہوگا۔ اس بارے میں صحت پر مبنی قول یہ ہے کہ عقل صلاحیت اور اہلیت کو ثابت کرنے کے لیے معتبر ہے۔ اس حقیقت کو احناف اور ماتریدیہ بھی مانتے ہیں۔

سوال نمبر 4: والاغماء مثل النوم فی فوت الاختیار وفوت استعمال القدرة حتی منع صحة العبارات وهو اشد منه لان النوم فترة اصلية وهذا عارض ينافي القوة اصلاً۔

(الف) عبارت مذکورہ کا ترجمہ وتشریح تحریر کریں؟

(ب) اغماء کی تعریف کریں؟

(ج) کیا اغماء تمام حالات میں ناقض وضو ہے یا بعض حالات میں؟ وضاحت

کریں؟

(د) نیند کس حال میں ناقض وضوء ہے اس فرق کی وجہ مفصل بیان کریں؟

جواب: (الف) ترجمہ: اختیار ختم ہونے اور قوت کے استعمال کے ختم ہونے میں بے ہوشی، نیند کی مثل ہے حتیٰ کہ صحت عبادات کے منع ہونے میں بھی۔

یہ نیند سے بھی زیادہ سخت ہے، کیونکہ نوم فترۃ اصلیہ ہے اور بے ہوشی ایک عارضہ ہے' جو قوت کے بالکل منافی ہے۔

تشریح: ماتن اس عبارت میں اغماء کی تعریف اور حکم بیان فرمارہے ہیں' نیز اغماء اور نوم کے درمیان فرق کی وضاحت کررہے ہیں۔

(ب) اغماء کی تعریف:

بے ہوشی کا ایسا غلبہ جس کے نتیجہ میں قوت اختیاری اور قدرت استعمال ختم ہوجائے اور عقل مکمل طور پر مغلوب ہوجائے۔

(ج) اغماء کا حکم:

اغماء وضو کو توڑ دیتی ہے، اس کے سبب نماز فاسد ہوجاتی ہے۔

(د) نوم کا حکم:

نیند سے وضو تب ٹوٹتا ہے جب مقعد کو زمین پر قرار نہ رہے۔ اگر زمین پر گرنے سے پہلے پہلے بیدار ہوگیا تو ایسی نیند وضو کو نہیں توڑتی۔ اسی طرح وہ نیند جس میں مقعد کو زمین پر قرار رہے، بھی وضو کو نہیں توڑتی۔

☆☆☆☆☆

تنظیم المدارس (اہلسنّت) پاکستان

سالانہ امتحان شہادۃ العالیۃ (بی اے)

سال اوّل برائے طلباء سال ۱۴۳۶ھ/2015ء

﴿چوتھا پرچہ: فقہ﴾

مقررہ وقت: تین گھنٹے　　　　کل نمبر 100

نوٹ: سوال نمبر 1 لازمی ہے باقی سوالات میں سے کوئی دو سوال حل کریں۔

سوال نمبر 1: وتعتبر الکفاء ۃ ایضاً فی الدین وتعتبر فی المال ۔

(الف) ترجمہ کریں؟ کفاءت کا لغوی واصطلاحی معنی لکھیں؟ (۱۰)

(ب) کفاء ۃ فی الدین میں امام صاحب اور امام محمد کا اختلاف مع دلیل تحریر کریں؟ (۱۰)

(ج) کتنے مال میں کفاءت معتبر ہے اس کی مقدار کیا ہے اور اس پر دلیل کیا ہے؟ کیا فقیر عورت غنی کا کفو ہو سکتی ہے؟ شیخین کا اختلاف مع دلیل تحریر کریں؟ ۱۴

سوال نمبر 2: والکنایات علی ضربین منها ثلاثة الفاظ یقع بها طلاق رجعی ولاتقع بها الا واحدة وهی قوله اعتدی استبرئی رحمك انت واحدة ۔

(الف) عبارت کا ترجمہ وتشریح لکھیں؟ ۱۳

(ب) مذکورہ تین الفاظ سے طلاق رجعی کیوں ہوتی ہے مفصلاً بیان کریں؟ ۱۲

(ج) مذکورہ تین الفاظ سے وقوع طلاق کے لیے نیت ضروری ہے یا نہیں؟ انت واحدة، انت واحدةً دونوں کا ایک حکم ہے یا الگ الگ؟ ۸

سوال نمبر 3: واذا طلق الرجل امرء ته طلاقا بائناً او رجعیا او وقعت الفرقة بینهما بغیر طلاق وهی حرة ممن تحیض فعدتها ثلاثة اقراء ۔

(الف) عبارت کا ترجمہ وتشریح کریں؟ ۹

(ب) درج ذیل امور کی وضاحت کریں؟ ۲۴

۱- طلاق مغلظہ کا ذکر کیوں نہیں کیا گیا؟

۲- وهی حرة کی قید کیوں لگائی گئی ہے؟

۳- ممن تحیض کی قید کا فائدہ کیا ہے؟

۴- فرقه بدون الطلاق کی صورت لکھیں؟

۵- "ثلاثة اقراء" میں اقراء سے مراد کیا ہے؟

۶- عدت کا فلسفہ کیا ہے؟

سوال نمبر 4: ویقطع یمین السارق من الزند ویحسم ۔

(الف) ترجمہ وتشریح کریں؟ ۹

(ب) مذکورہ دونوں مسئلوں پر دلیلیں دیں؟ ۸

(ج) کاٹے ہوئے ہاتھ کا کیا کیا جائے؟ ۸

(د) اگر چور کاٹے ہوئے ہاتھ کو جڑوانا چاہے تو کیا حکم ہے؟ ۸

☆☆☆☆☆

درجہ عالیہ (سال اول) برائے طلباء بابت 2015ء

چوتھا پرچہ: فقہ

سوال نمبر1: وتعتبر الكفاءة ايضاً فی الدين وتعتبر فی المال ۔

(الف) ترجمہ کریں؟ کفاءت کا لغوی واصطلاحی معنی لکھیں؟

(ب) کفاءۃ فی الدین میں امام صاحب اور امام محمد کا اختلاف مع دلیل تحریر کریں؟

(ج) کتنے مال میں کفاءت معتبر ہے؟ اس کی مقدار کیا ہے اور اس پر دلیل کیا ہے؟ کیا فقیر عورت غنی کا کفو ہوسکتی ہے شیخین کا اختلاف مع دلیل تحریر کریں؟

جواب: (الف) ترجمہ: اور اعتبار کیا جاتا ہے کفاءت کا دین میں بھی اور مال میں کفاءت معتبر ہے۔

کفاءت کا لغوی معنی: برابری، ہمسری اور نظیر ہونا

اصطلاحی معنی: عقد نکاح میں زوجین کا حسب ونسب، حسن وجمال، دین ومال اور عمرو سال میں ایک دوسرے کے برابر ہونا۔

(ب) مال کی مقدار:

مال کی مقدار یہ ہے کہ زوج مہر اور نفقہ کا مالک ہو۔ اگر وہ ان دونوں چیزوں میں سے ایک کا مالک نہ ہوگا تو کفو نہ ہوگا، کیونکہ مہر بضع کا بدل ہے۔ اس کا ادا کرنا ضروری ہے۔ نفقہ کی وجہ سے رشتہ ازدواج قائم اور باقی رہتا ہے۔

امام صاحب اور امام محمد رحمہما اللہ تعالیٰ کے نزدیک غنی میں کفاءت معتبر ہے۔ حتیٰ کہ فائقہ فی الیسار کو مہر اور نفقہ پر قادر شخص کافی نہ ہوگا، کیونکہ لوگ غنی کے سبب ایک

دوسرے پر فخر کرتے ہیں اور فقر کی وجہ سے عار دلاتے ہیں۔ امام ابو یوسف رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: معتبر نہیں ہے۔ دلیل: لانه لاثبات له اذاالمال غاد ورائح۔

(ج) کفاءت فی الدین میں طرفین کا اختلاف:

شیخین کے نزدیک کفاءت فی الدین معتبر ہے اور یہی قول صحیح ہے، کیونکہ دین و دیانت اعلیٰ مفاخر سے ہے۔ عورت کو فسق زوج کی وجہ سے نسب سے بھی زیادہ عار دلائی جاتی ہے۔ لہٰذا کفاءت فی الدین معتبر ہے۔ امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: معتبر نہیں، کیونکہ یہ امور آخرت سے ہے۔ لہٰذا دنیا کے احکام اس پر لاگو نہیں ہوں گے۔

سوال نمبر2: والكنايات على ضربين منها ثلاثة الفاظ يقع بها طلاق رجعي ولايقع بها الا واحدة وهي قوله اعتدى استبرئي رحمك انت واحدة ۔

(الف) عبارت کا ترجمہ وتشریح لکھیں؟

(ب) مذکورہ تین الفاظ سے طلاق رجعی کیوں ہوتی ہے؟ مفصلاً بیان کریں؟

(ج) مذکورہ تین الفاظ سے وقوع طلاق کے لیے نیت ضروری ہے یا نہیں؟ انت واحدة، انت واحدةً دونوں کا ایک حکم ہے یا الگ الگ؟

جواب: (الف) ترجمہ: اور کنایات کی دو قسمیں ہیں: ان میں سے تین الفاظ ایسے ہیں، جن سے طلاق رجعی واقع ہوتی ہے۔ اور نہیں واقع ہوتی ان کے ساتھ مگر ایک اور وہ یہ ہیں: اعتدی، استبرئی، انت واحدة۔

تشریح: مصنف طلاق صریح کے بیان سے فارغ ہوئے، اب کنایہ کی انواع کے بیان میں شروع ہوتے ہیں۔ فرماتے ہیں: طلاق کنایہ کی دو قسمیں ہیں: ان میں سے ایک قسم یہ ہے کہ تین الفاظ ایسے ہیں، جن سے طلاق رجعی واقع ہوتی ہے اور صرف ایک طلاق واقع ہوتی ہے اگرچہ زیادہ کی نیت کرے۔ وہ تین الفاظ وہ ہیں جو اوپر مذکور ہوئے۔

(ب) مذکورہ تین الفاظ سے طلاق رجعی واقع ہونے کی وجہ:

پہلے لفظ سے اس لیے کہ وہ نکاح سے اعتداد یعنی اوقات شمار کرنے کا بھی احتمال رکھتا

ہے اوراللہ کی نعمتوں کوشمار کرنے کا بھی احتمال رکھتا ہے۔ اگر اس اوّل احتمال کی نیت کی تو پھر اس کی نیت کا اعتبار ہوگا۔ لہٰذا یہ ایسی طلاق کا تقاضا کرتا ہے۔ جس کے بعد رجعت بھی ہو۔ دوسرے کلمے سے اس لیے کہ وہ کبھی اعتداد کے معنی میں استعمال ہوتا ہے۔ اعتداد کی وجہ گزر چکی ہے۔ تیسرے لفظ سے اس لیے کہ وہ محذوف مصدر کی صفت ہے۔ وہ ہے: تـطـلـيـقـةً اصل عبارت یوں ہوگی: اَنْتِ تَطْلِيْقَةٌ وَاحِدَةٌ۔ اس لیے تینوں الفاظ سے ایک طلاق رجعی واقع ہوگی۔

(ج) وقوع طلاق کے لیے نیت ضروری ہونا:

مذکورہ تین الفاظ چونکہ طلاق اور غیر طلاق دونوں کا احتمال رکھتے ہیں اس لیے وقوع طلاق میں نیت کا ہونا ضروری ہے۔

انت واحد، انت واحدة سے ایک ہی طلاق واقع ہوگی، کیونکہ دوسرا جملہ پہلے کی تاکید ہے۔

سوال نمبر3: واذا طلق الرجل امرء ته طلاقا بائناً او رجعيا او وقعت الفرقة بينهما بغير طلاق وهي حرة ممن تحيض فعدتها ثلاثة اقراء .

(الف) عبارت کا ترجمہ وتشریح کریں؟

جواب: ترجمہ: اور جب مرد نے اپنی عورت کو طلاق بائنہ یا رجعی دی یا دونوں کے درمیان بغیر طلاق کے فرقت واقع ہوگئی اور آزاد ہے اوران عورتوں میں سے ہے، جن کو حیض آتا ہے تو اس کی عدت تین حیض ہے۔

تشریح: یہاں سے ماتن مطلقہ عورت کی عدت بیان کر رہے ہیں۔

(ب) درج ذیل امور کی وضاحت کریں؟

۱- طلاق مغلظہ کا ذکر کیوں نہیں کیا گیا؟

جواب: طلاق مغلظہ کا بھی حکم وہی ہے، جو مذکورہ طلاقوں کا ہے، اس لیے اس کو علیحدہ ذکر نہیں کیا۔

۲- وهي حرة کی قید کیوں لگائی گئی ہے؟

جواب: حرة کی قید اس لیے لگائی کہ باندی کی مدت دو حیض ہے، اس کو خارج کرنے کے لیے حرة کی قید لگائی ہے۔

۳- ممن تحيض کی قید کا فائدہ کیا ہے؟

جواب: اس قید سے وہ عورت مذکورہ حکم سے نکل گئی جس کو صغر سنی یا بڑھاپے کی وجہ سے حیض نہیں آتا، کیونکہ اس کی مدت تین مہینے ہے۔ اگر اس کو حیض نہیں آتا تو اس کی عدت ڈیڑھ مہینہ ہے۔

۴- فرقه بدون الطلاق کی صورت لکھیں؟

جواب: اگر شوہر عنین ہو تو قاضی اس کو ایک سال کی مہلت دے گا۔ اگر ٹھیک ہو جائے تو فبہا ورنہ تفریق کر دی جائے گی؟

۵- "ثلاثة اقراء" میں اقراء سے مراد کیا ہے؟

جواب: عند الاحناف اس سے مراد حیض ہے جبکہ عند الشافعی رحمہ اللہ تعالیٰ اس سے مراد طہر ہے۔

۶- عدت کا فلسفہ کیا ہے؟

جواب: عدت کا لغوی معنی ہے "عورت کے ایام حیض"۔ شرع میں عدت کا مطلب ہے کہ کسی بھی وجہ یعنی طلاق اور موت وغیرہ کی وجہ سے جب ملک متعہ زائل ہو جائے تو عورت کا مخصوص مدت تک انتظار کرنا۔ اس عدت سے مقصود عورت کے رحم کی برأت ہے کہ کہیں نسب ایک دوسرے کے ساتھ خلط ملط نہ ہو جائے۔

سوال نمبر4: ويقطع يمين السارق من الزند ويحسم .

(الف) ترجمہ وتشریح کریں؟

(ب) مذکورہ دونوں مسئلوں پر دلیلیں دیں؟

(ج) کاٹے ہوئے ہاتھ کا کیا کیا جائے؟

(د) اگر چور کاٹے ہوئے ہاتھ کو جڑوانا چاہے تو کیا حکم ہے؟

جواب: (الف) ترجمہ: اور کاٹا جائے گا چور کا دایاں ہاتھ گٹ سے اور داغا جائے گا۔

تشریح: یہاں سے ماتن چور کی حد اور اس کی سزا بیان فرما رہے ہیں کہ چور کا دایاں ہاتھ کاٹا جائے گا، کیونکہ ارشاد ربانی ہے:

"وَالسَّارِقُ وَالسَّارِقَةُ فَاقْطَعُوْا اَیْدِیَهُمَا"

(ب) مذکورہ مسئلوں پر دلیلیں:

ہاتھ کاٹنے پر دلیل اللہ تعالیٰ کا ارشاد پاک ہے:

"وَالسَّارِقُ وَالسَّارِقَةُ فَاقْطَعُوْا اَیْدِیَهُمَا" پر دلیل نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان ہے: "فَاقْطَعُوْهُ وَاحْسِمُوْهُ"

دوسری بات یہ ہے کہ جسم سے تلف کا خدشہ جاتا رہتا ہے۔

(ج) کاٹے ہوئے ہاتھ کا حکم:

اس کو دفن کر دیا جائے گا، چور کو واپس نہیں کیا جائے گا۔

☆☆☆☆☆

تنظیم المدارس (اہلسنّت) پاکستان

سالانہ امتحان شہادة العالیة (بی اے)

سال دوم برائے طلباء سال ۱۴۳۶ھ/2015ء

﴿پانچواں پرچہ: ادب عربی وبلاغت﴾

مقررہ وقت: تین گھنٹے — کل نمبر 100

نوٹ: ہر قسم سے کوئی دو، دو سوال حل کریں۔

القسم الاوّل: ادب عربی

سوال نمبر 1: درج ذیل عبارات میں سے پانچ کا اردو ترجمہ کریں؟ (۲۵)

فدلفت الیه لا قتبس من فوائده و التقط بعض فرائده

تحمی عن النکر ولا تتحاماه وتزحزح عن الظلم ثم تغشاه

فوجدته مثافنا لتلمیذ علی خبز سمیذ وجدی حنیذ

یتحلی برواء ورواية ومدارة ودراية وبلاغة رائعة

یفتر عن لؤلؤ وعن برد وعن اقاح وعن طلع وعن حبب

استغزروا دیمته واجملوا عشرته وجملوا قشرته

سوال نمبر 2: درج ذیل عبارات میں سے پانچ کا اردو ترجمہ کریں؟ (۲۵)

قلماسلم مکثار او اقیل له عثار

واعتصم مما یصم واسترشد الی مایرشد

یا رواة القریض واساة القول المریض

ثم قال لی ادن فکل فقم وان شئت فقم وقل

واغراه عدم العراق بتطلیق العراق

فزحزحت شفقا غشی سنا قمر

سوال نمبر3: درج ذیل عبارات میں سے پانچ کا سلیس اردو ترجمہ کریں؟ (۲۵)

فعن لنا اعمال الركاب فی ليلة فتية الشباب

ولا اسمح بمواساتی لمن يفرح بمسائاتی

وكل من يطلب عندی جنی فماله الا جنی غرسه

ولا ترج الود ممن يری انك محتاج الی فلسه

والذی احلنی ذراكم لاتلمظت بقراكم

ففصلت عنه بكبد مرضوضة ودموع مفضوضة

القسم الثانی: بلاغت

سوال نمبر 4: (الف) صاحب مختصر المعانی کی ذکر کردہ نظم قرآن کی تعریف وتوضیح سپرد قلم کریں؟ ۷

(ب) حشو، تطویل، تعقید اور قاعدہ کی تعریف لکھیں۔ ۸

(ج) کتاب مختصر المعانی کی ترتیب کی وجہ حصر بیان کریں؟ نیز بتائیں کتاب مختصر المعانی متن ہے یا شرح؟ ۱۰

سوال نمبر5: (الف) غرابت اور مخالفت کی تعریف ومثال بیان کریں؟ ۸

(ب) وليس قرب قبر حرب قبر کس کی مثال ہے؟ ممثل لہ کی تعریف بھی کیجئے؟ (۶)

(ج) خبر کے صدق وکذب کا معیار کیا ہے؟ مختصر المعانی کی روشنی میں واضح کریں۔ ۱۱

سوال نمبر6: (الف) ولها طرفان اعلی وهو حد الاعجاز وما يقرب منه عبارت مذکورہ کی تشریح وتوضیح سپرد قلم کریں؟ ۸

(ب) مایقرب منه کے معطوف علیہ اور منه کی ضمیر کا مرجع متعین کریں؟ ۸

(ج) ان كان لنسبته خارج تطابقه او لاتطابقه فخبر والافانشاء مختصر المعانی کی روشنی میں عبارت مذکورہ کی تشریح کریں؟ ۹

درجہ عالیہ (سال اول) برائے طلباء بابت 2015ء

پانچواں پرچہ: ادب عربی وبلاغت

القسم الاول: ادب عربی

سوال نمبر1: درج ذیل عبارات میں سے پانچ کا اردو ترجمہ کریں؟

۱- فدلفت اليه لا قتبس من فوائده والتقط بعض فرائده

۲- تحمی عن النكر ولا تتحاماه وتزحزح عن الظلم ثم تغشاه

۳- فوجدته مثافنا لتلميذ علی خبز سميذ وجدی حنيذ

۴- يتحلی برواء ورواية ومدارة ودراية وبلاغة رائعة

۵- يفتر عن لؤلؤ وعن برد وعن اقاح وعن طلع وعن حبب

۶- استغزروا ديمته واجملوا عشرته وجملوا قشرته

جواب: ترجمہ:

۱- پس میں کھسکتا ہوا اس کی طرف آگے بڑھا تا کہ اس کے کچھ فوائد حاصل کروں اور اس کے بعض یکتا موتیوں کو چنوں۔

۲- تو دوسروں کو برائی سے روکتا ہے اور خود رکتا نہیں۔ اور تو دوسروں کو ظلم سے دور کرتا ہے پھر خود ہی تو اس کو ڈھانپ لیتا ہے۔

۳- میں نے اس کو ایک شاگرد کے سامنے برابر بیٹھا ہوا پایا، ایک خمیری روٹی اور بھنے ہوئے بکری کے بچے پر۔

۴- حسن صورت، کمال روایت ملائمت، عقلمندی اور عمدہ بلاغت کے ساتھ وہ مزین کر رہا تھا اپنے کلام کو۔

۵- وہ ہنستا ہے موتیوں سے، اولوں سے، گل بابونہ سے، شگوفہ کلی سے اور بلبلے سے۔

۶- اس کی بارش کو کثیر جانا انہوں نے اس کے کنبے کو حسین جانا انہوں نے اور اس کے لیے مال جمع کرنے میں مصروف ہو گئے۔

سوال نمبر 2: درج ذیل عبارات میں سے پانچ کا اردو ترجمہ کریں؟

۱- قلماسلم مکثار او اقیل له عثار

۲- واعتصم مما یصم واسترشد الی مایرشد

۳- یا رواة القریض واساة القول المریض

۴- ثم قال لی ادن فکل فقم وان شئت فقم وقل

۵- واغراه عدم العراق بتطلیق العراق

۶- فزحزحت شفقا غشی سنا قمر

جواب: ترجمہ:

۱- بہت کم ایسا ہوتا ہے کہ کثیر باتیں کرنے والا محفوظ رہا ہو یا اس کی لغزش کو معاف کیا گیا ہو۔

۲- اور مضبوطی سے پکڑوں اس کو جس کو محفوظ کیا جاتا ہے اور راہنمائی طلب کروں اس کی طرف جس سے ہدایت لی جاتی ہے۔

۳- اے شعر کو نقل کرنے والو اور بیمار قول کے طبیبو!

۴- پھر اس نے مجھے کہا: قریب ہو جاؤ اور کھاؤ اگر تم چاہتے ہو اور اگر تو چاہتا ہے کھڑا ہو جا اور کہہ۔

۵- اور ہڈی پر گوشت کے نہ ہونے نے اس کو عراق چھوڑنے پر مجبور کیا۔

۶- پس دور کیا میں نے اس مشفق کو جس نے چاند کی روشنی کو ڈھانپ رکھا تھا۔

سوال نمبر 3: درج ذیل عبارات میں سے پانچ کا سلیس اردو ترجمہ کریں؟

۱- فعن لنا اعمال الرکاب فی لیلة فتیة الشباب

۲- ولا اسمح بمواساتی لمن یفرح بمسائاتی

۳- وکل من یطلب عندی جنی فماله الا جنی غرسه

۴- ولا ترج الود ممن یری انک محتاج الی فلسه

۵- والذی احلنی ذراکم لاتلمظت بقراکم

۶- ففصلت عنه بکبد مرضوضة ودموع مفضوضة

جواب: ترجمہ:

۱- پس ظاہر ہوا ہمارے لیے سواریوں کو تیار کرتا جوان کالے کوے کے پروں جیسی سیاہ رات میں۔

۲- اور جو شخص میری برائی سے خوش ہوتا ہے میں اس کی غمخواری نہیں کرتا ہوں۔

۳- ہر وہ شخص جو میرے ہاں میوے طلب کرتا ہے، وہ محض اپنے ہی لگائے ہوئے درخت کا میوہ پا سکتا ہے۔

۴- اور نہ بڑھا محبت اس شخص کے ساتھ جو تجھے اپنے پیسوں کی طرف محتاج خیال کرتا ہے۔

۵- اس ذات کی قسم جس نے مجھے تمہارے صحن میں اتارا، میں اس وقت تک تمہارے کھانے کو مس نہیں کروں گا۔

۶- پس میں اس سے جدا ہوا زخمی جگر اور بہتے ہوئے آنسوؤں کے ساتھ۔

القسم الثانی: بلاغت

سوال نمبر 4: (الف) صاحب مختصر المعانی کی ذکر کردہ نظم قرآن کی تعریف و توضیح سپرد قلم کریں؟

(ب) حشو، تطویل، تعقید اور قاعدہ کی تعریف لکھیں؟

(ج) کتاب مختصر المعانی کی ترتیب کی وجہ حصر بیان کریں؟ نیز بتائیں کتاب مختصر المعانی متن ہے یا شرح؟

جواب: (الف) نظم قرآن کی تعریف: کلمات کو جوڑنا اس حال میں کہ ان کے معانی کا ترتیب وار ہونا اور عقل کے تقاضا کے مطابق متناسب الدلالۃ ہونا، نظم قرآن کہلاتا ہے۔ ایسا نہیں کہ بعض بعض کے ساتھ ملیں جیسے: بھی ہو۔

(ب) حشو کی تعریف: وہ زائد عبارت کہ جس سے مرادی معنیٰ ادا کرنے میں استغنیٰ ہوسکتا ہے۔

تطویل: بغیر کسی فائدہ کے اصل مراد پر زیادتی، تطویل کہلاتی ہے۔

تعقید: کلام کا مشکل ہونا کہ آسانی سے اس کا معنیٰ سمجھ میں نہ آسکتا ہو۔

قاعدہ: وہ حکم کلی ہے، جو اپنی تمام جزئیات کو شامل ہو، تاکہ اس سے اس کے احکام معلوم کیے جائیں۔

(ج) ترتیب کی وجہ حصر: دیکھیں گے کہ جو کچھ اس مختصر میں مذکور ہے وہ اس فن کے مقاصد کے قبیلے سے ہے یا نہیں۔ بصورت ثانی مقدمہ۔ بصورت اوّل اگر اس سے غرض معنیٰ مرادی کو ادا کرنے کی غلطی سے بچنا ہو تو یہ فن اوّل ہے۔ اگر اس سے غرض تعقید معنوی سے بچنا ہو تو یہ فن ثانی ہے ورنہ فن ثالث ہے۔ مختصر المعانی تلخیص المفتاح کی شرح ہے۔

سوال نمبر 5: (الف) غرابت اور مخالفت کی تعریف و مثال بیان کریں؟

(ب) ولیس قرب قبر حرب قبر کس کی مثال ہے؟ ممثل لہ کی تعریف بھی کیجئے۔

(ج) خبر کے صدق و کذب کا معیار کیا ہے؟ مختصر المعانی کی روشنی میں واضح کریں۔

جواب: (الف) غرابت کی تعریف: کلمے کا وحشی ہونا یعنی معنیٰ مرادی پر ظاہر الدلالت نہ ہونا جیسے: مُسَرَّجٌ۔

مخالفت کی تعریف: کلمہ کا صرفی قانون کے خلاف ہونا جیسے: اجلل فك ادغام کے ساتھ۔

(ب) ممثل لہ کی نشاندہی:

مذکورہ مثال تنافر کلمات کی ہے۔ تنافر کا مطلب یہ ہے کہ کلمات کا زبان پر ثقیل ہونا

اگرچہ علیحدہ علیحدہ ہر کلمہ فصیح ہو۔

(ج) صدق خبر و کذب خبر کا معیار:

صدق خبر و کذب خبر کی تفسیر و تعریف میں اختلاف ہے۔

جمہور کا مؤقف: جمہور کے نزدیک صدق خبر یہ ہے کہ خبر کا واقع و خارج کے مطابق ہونا اور کذب خبر یہ ہے کہ خبر کا واقع کے مطابق نہ ہونا۔

نظام کا مؤقف: نظام معتزلی کے نزدیک صدق یہ ہے کہ خبر کا مخبر کے اعتقاد کے مطابق ہونا خواہ وہ اعتقاد غلط ہی ہو۔ کذب خبر یہ ہے کہ خبر کا مخبر کے اعتقاد کے مطابق نہ ہونا۔

جاحظ کا مؤقف: جاحظ نے خبر کے صدق و کذب میں انحصار کا انکار کیا ہے اور واسطہ کو ثابت کیا ہے۔ اس کے نزدیک صدق خبر یہ ہے کہ خبر کا واقع اور اعتقاد دونوں کے مطابق ہونا اور کذب خبر یہ ہے کہ خبر کا واقع اور اعتقاد دونوں کے مطابق نہ ہونا۔ لہٰذا اس کے نزدیک کچھ خبریں ایسی بھی ہیں جو نہ سچی ہیں نہ جھوٹی۔

سوال نمبر 6: (الف) **ولها طرفان اعلى وهو حد الاعجاز وما يقرب منه** عبارت مذکورہ کی تشریح و توضیح سپرد قلم کریں؟

(ب) **ما يقرب منه** کے معطوف علیہ اور منه کی ضمیر کا مرجع متعین کریں؟

(ج) **ان كان لنسبته خارج تطابقه او لاتطابقه فخبر والافانشاء** مختصر المعانی کی روشنی میں عبارت مذکورہ کی تشریح کریں؟

جواب: (الف) مذکورہ عبارت کی وضاحت:

یہاں سے ماتن رحمہ اللہ تعالیٰ بلاغت فی الکلام کے مراتب بیان فرما رہے ہیں کہ بلاغت کی دو طرفیں یعنی دو مرتبے ہیں طرف اعلیٰ اور جو طرف اعلیٰ کے قریب ہے۔ طرف اعلیٰ وہ حدِ اعجاز ہے اور حد اعجاز کا مطلب یہ ہے کہ کلام بلاغت کے اس مرتبے پر فائز ہو جائے کہ وہ طاقت انسانی سے نکل جائے اور اس کا معارضہ نہ ہو سکے۔ دوسری طرف طرف اسفل ہے۔

(ب) مایقرب منه کا معطوف علیہ: ما یقرب منه کا عطف ماتن کے قول "هو" پر ہے۔

منہ کی ضمیر کا مرجع: منہ میں ضمیر اعلیٰ کی طرف لوٹ رہی ہے تو مطلب یہ ہوا کہ طرف اعلیٰ اور جو اس کے قریب ہے دونوں ہی حد اعجاز ہیں۔

(ج) عبارت مذکورہ کی تشریح:

یہاں سے ماتن رحمہ اللہ تعالیٰ اقسام کلام کی تعریفیں فرما رہے ہیں۔ کلام کی دو قسمیں ہیں: خبر اور انشاء۔ اگر کلام کی نسبت کے لیے کوئی خارج ہو تین زمانوں میں سے کسی ایک میں یعنی طرفین (مسند و مسند الیہ) کے درمیان خارج میں کوئی نسبت ہو خواہ نسبت ثبوتی ہو یا سلبی۔ عام ہے کہ وہ نسبت اس خارج کے مطابق ہو بایں طور کہ دونوں ثبوتی ہوں یا دونوں سلبی یا مطابق نہ ہو بایں طور کہ کلام سے حاصل ہونے والی نسبت ثبوتی ہو اور خارج اور واقع میں سلبی ہو تو یہ خبر ہے۔ ورنہ یعنی اگر نسبت کے لیے خارج ہی نہیں تو وہ کلام انشاء ہوگا۔

☆☆☆☆☆

تنظیم المدارس (اہلسنّت) پاکستان

سالانہ امتحان شهادة العالية (بی اے)

سال اوّل برائے طلباء سال ۱۴۳۶ھ/2015ء

﴿چھٹا پرچہ: عقائد و منطق﴾

کل نمبر 100

مقررہ وقت: تین گھنٹے

نوٹ: ہر قسم سے دو دو سوال حل کریں۔

القسم الاوّل: عقائد

سوال نمبر 1: رؤيته صلى الله عليه وسلم فى اليقظة ممكنة وواقعة فقد ذكر العلماء نفع الله بهم ان كثيرا من ائمة الصوفية رأوه صلى الله عليه وسلم فى المنام ثم رأوه فى اليقظة وسألوه عن اشياء من مصالحهم وماربهم .

(الف) پیش کردہ عبارت پر اعراب لگا کر سلیس اردو میں ترجمہ کریں؟ (۱۰)

(ب) کوئی سے تین بزرگوں کے نام تحریر کریں جنہوں نے حالت بیداری میں زیارتِ سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی سعادت حاصل کی ہو؟ ۵

(ج) حالت بیداری میں زیارت کیسے ممکن ہے؟ دلائل سے واضح کریں؟ (۱۰)

سوال نمبر 2: (الف) گستاخ رسول کی مذمت پر دو قرآنی آیات پیش کریں؟ (۱۰)

(ب) گستاخ رسول کی توبہ مقبول ہے یا نہیں؟ اس سلسلے میں حضرات صحابہ میں سے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور ائمہ مجتہدین میں سے امام ابوحنیفہ اور امام شافعی رحمہما اللہ کا نظریہ بالتفصیل سپرد قلم کریں؟ (۱۵)

سوال نمبر3: درج ذیل میں سے کسی پانچ پر مختصر نوٹ تحریر کریں؟ (۲۵)

کرامت ولی، اذان سے قبل صلوٰۃ وسلام، زیارت قبور کا مستحسن طریقہ

اثبات عذاب قبر، دعا بعد از نماز جنازہ، محبت اہل بیت

القسم الثانی: منطق

سوال نمبر4: (الف) قطبی کے متن اور ماتن کا نام تحریر کریں؟ (۶)

(ب) قطبی کس فن کی کتاب ہے؟ فن اور کتاب کا اصل نام بتائیں؟ (۶)

(ج) اس فن کی تعریف، موضوع، غرض وغایت اور اہمیت تحریر کریں؟ ۱۳

سوال نمبر5: (الف) تصور مطلق اور تصور فقط میں فرق تحریر کریں؟ (۶)

(ب) مقسم، قسم اور قسیم کسے کہتے ہیں۔ ۹

(ج) وہم، ظن اور شک تصدیق کی قسموں سے ہیں یا تصور کی قسموں میں سے؟ دلائل کے ساتھ وضاحت کریں؟ (۱۰)

سوال نمبر6: درج ذیل اصطلاحات کی تعریفات تحریر کریں؟ (۲۵)

فکر، دور، تسلسل، ترتیب، لا بشرط شیء

☆☆☆☆☆

درجہ عالیہ (سال اول) برائے طلباء بابت 2015ء

﴿چھٹا پرچہ: عقائد ومنطق﴾

القسم الاوّل: عقائد

سوال نمبر1: رُؤْيَتُهُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْيَقْظَةِ مُمْكِنَةٌ وَوَاقِعَةٌ فَقَدْ ذَكَرَ الْعُلَمَاءُ نَفَعَ اللهُ بِهِمْ اِنَّ كَثِيْرًا مِنْ اَئِمَّةِ الصُّوْفِيَّةِ رَاَوْهُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَنَامِ ثُمَّ رَاَوْهُ فِي الْيَقْظَةِ وَسَاَلُوْهُ عَنْ اَشْيَاءَ مِنْ مَصَالِحِهِمْ وَمَآرِبِهِمْ۔

(الف) پیش کردہ عبارت پر اعراب لگا کر سلیس اردو میں ترجمہ کریں؟

(ب) کوئی سے تین بزرگوں کے نام تحریر کریں جنہوں نے حالت بیداری میں زیارت سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی سعادت حاصل کی ہو؟

(ج) حالت بیداری میں زیارت کیسے ممکن ہے؟ دلائل سے واضح کریں۔

جواب: (الف) ترجمہ: اعراب اوپر لگا دیے گئے ہیں ترجمہ ملاحظہ کریں:

"بیداری میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت ممکن ہے اور ایسا ہوا ہے۔ پس بے شک علماء علیہم الرحمۃ نے یہ بات ذکر کی ہے کہ کثیر آئمہ صوفیہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حالت خواب میں زیارت کی ہے اور پھر بیداری میں بھی۔ انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے لوگوں کے لیے مفید اور نافع امور کے بارے میں سوالات بھی کیے۔"

(ب) بزرگوں کے نام:

۱- مجدد دین وملت حضرت امام احمد رضا خان رحمہ اللہ تعالیٰ

۲- قاطع قادیانیت، بحر العلوم حضرت پیر سید مہر علی شاہ رحمہ اللہ تعالیٰ

۳۔صوفی باصفا عارف باللہ حضرت پیر میاں شیر محمد شرقپوری رحمہ اللہ تعالیٰ

(ج) حالت بیداری میں زیارت پر دلیل:

بخاری ومسلم اوران کے علاوہ کثیر محدثین نے اس حدیث کو روایت کیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس نے مجھے خواب میں دیکھا پس عنقریب وہ مجھے بیداری میں دیکھے گا اور شیطان میری صورت اختیار نہیں کر سکتا۔''

علماء اس حدیث شریف کی شرح اور مفہوم میں یوں بیان فرماتے ہیں: آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت سے جس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خواب میں زیارت کی تو وہ کامیاب ہو گیا اور انشاء اللہ ضرور وہ بیداری میں بھی آپ کی زیارت سے مشرف ہوگا۔ اگرچہ موت سے کچھ وقت پہلے۔

امام سیوطی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: احادیث کا خلاصہ یہ ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے جسم اور روح کے ساتھ زندہ ہیں اور آپ جیسا چاہیں تصرف فرماتے ہیں، جہاں چاہیں آ، جا سکتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اسی حالت میں ہیں جو وفات سے پہلے تھی، پس آنکھوں سے آپ غائب ہیں جس طرح کہ فرشتے۔ جب اللہ چاہتا ہے وہ حجاب اٹھا دیتا ہے اور جس کو چاہے زیارت سے مشرف فرما دیتا ہے۔

سوال نمبر2: (الف) گستاخ رسول کی مذمت پر دو قرآنی آیات پیش کریں؟

(ب) گستاخ رسول کی توبہ مقبول ہے یا نہیں؟ اس سلسلے میں حضرات صحابہ میں سے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور ائمہ مجتہدین میں سے امام ابوحنیفہ اور امام شافعی رحمہما اللہ کا نظریہ بالتفصیل سپرد قلم کریں؟

جواب: (الف) دو آیات قرآنی:

۱۔ فَلَا وَ رَبِّكَ لَا يُؤْمِنُوْنَ حَتّٰى يُحَكِّمُوْكَ فِيْمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوْا فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَيْتَ وَ يُسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا۝

۲۔ اِنَّ الَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ

وَاَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا مُّهِيْنًا۝

(ب) گستاخ رسول کی توبہ کا مسئلہ:

جس شخص نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شان اقدس میں ذرا سی بھی گستاخی کی تو اس کی سزا قتل ہے اور اس کی توبہ ناقابل قبول ہے۔ یہی جمہور ائمہ کرام کا موقف ہے۔ امام قاضی عیاض رحمہ اللہ تعالیٰ نے اپنی تصنیف ''الشفاء'' میں اس بات کی خوب وضاحت کی ہے۔

تمام صحابہ کرام کا بھی یہی موقف و مذہب رہا ہے۔

روایات میں موجود ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ایک گستاخ رسول عورت کو قتل کرنے کا حکم دیا تھا کیونکہ وہ عورت اشعار میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی گستاخی کرتی تھی۔ اسی طرح آپ رضی اللہ عنہ نے مسیلمہ کذاب، منکرین زکوٰۃ اور گستاخانِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف جہاد و قتال کیا۔

امام اعظم رضی اللہ عنہ کا بھی یہ موقف ہے:

''گستاخ رسول کی ایک ہی سزا
سر تن سے جدا، سر تن سے جدا''

کسی فقیہ نے بھی اس مسئلہ میں نرمی و معافی کا فتویٰ جاری نہیں کیا ہے، کیونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت ہی عین ایمان اور اصل ایمان ہے۔ امام شافعی، امام مالک اور امام اسحاق رحمہم اللہ تمام کا یہی موقف ہے۔

سوال نمبر3: درج ذیل میں سے کسی پانچ پر مختصر نوٹ تحریر کریں؟

کرامت ولی، اذان سے قبل صلوٰۃ وسلام، زیارت قبور کا مستحسن طریقہ
اثبات عذاب قبر، دعا بعد از نماز جنازہ، محبت اہل بیت

جواب: کرامت ولی: قرآن وسنت سے ثابت ہے کہ کرامات اولیاء حق ہیں، ان کا منکر گمراہ ہے۔ مسلمان کبھی بھی اس کا انکار نہیں کر سکتا۔ ولی کے لیے کرامت کا ہونا ضروری نہیں ہے۔ تاہم کرامت ولی کی ولایت کی نشانی ہوتی ہے۔ کرامت اصل میں اس فعل کا نام

ہے، جو غیر نبی اور مسلمان سے خلاف عادت صادر ہو۔

قبل اذان صلوٰۃ وسلام: صلوٰۃ وسلام کی بہت فضیلت ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ایمان والوں کو صلوٰۃ وسلام پیش کرنے کا حکم دیا۔ زندگی میں ایک مرتبہ پڑھنا فرض ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا نام اقدس جب بھی سنے تو درود وسلام پڑھے۔ درود وسلام پڑھنے کا کوئی خاص وقت نہیں۔ جب چاہے پڑھ سکتا ہے، کیونکہ آیت کریمہ مطلق ہے۔ لہٰذا اذان سے پہلے بھی پڑھ لے تو کوئی حرج نہیں۔ البتہ اذان اور درود وسلام کے درمیان وقفہ ضرور کرلے تاکہ کوئی اذان کا جزء نہ سمجھ لے۔

زیارت قبور کا مستحسن طریقہ: حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے خود قبروں کی زیارت کی اور تعلیم بھی فرمائی ہے۔ عورتوں کو قبرستان میں نہیں جانا چاہیے بالخصوص آج کے دور میں، کیونکہ فتنہ کا بہت خطرہ ہے۔ قبرستان میں جائے تو السلام علیکم یا اھل القبور کہے، وہ اس کا جواب دیتے ہیں۔ وہاں قبرستان میں قرآن کریم کی تلاوت کرے یا کوئی اور ذکر واذکار کرکے ان کی روحوں کو ایصال ثواب کرے۔ بہتر یہ ہے کہ قبر سے کچھ فاصلے پر قبر کی دائیں جانب کھڑا ہو کر فاتحہ خوانی کرے۔ زیارت کے وقت جھکنا وغیرہ سخت حرام ہے۔

اثبات عذاب قبر: قبر کا عذاب حق ہے، اس کا انکار گمراہی و بے دینی ہے۔ نیک لوگوں کے لیے قبر راحت گاہ اور منافقین ومشرکین کے لیے سزا کا گڑھا ہے۔ جب میت کو قبر میں دفن کر دیا جاتا ہے، تو اس کی روح اور جسم کا تعلق بحال ہو جاتا ہے۔ عذاب کا تعلق دونوں سے ہوتا ہے، مومن مسلمان کو قبر ایسے دباتی ہے جیسے: ماں اپنے بچے کو مگر کفار اور منافقین کو اس طرح دباتی ہے کہ ایک طرف کی پسلیاں دوسری طرف اور دوسری طرف کی ایک طرف آجاتی ہیں۔ یہ عذاب قیامت تک جاری رہتا ہے۔

دعا بعد از نماز جنازہ: حدیث شریف میں دعا کو عبادت کا مغز قرار دیا گیا ہے۔ دعا کسی بھی وقت مانگی جاسکتی ہے۔ دعاء کرنے کی فضیلت بھی قرآن وحدیث میں وارد ہے۔ نماز جنازہ کے بعد میت کے لیے اجتماعی طور پر دعا کرنا حدیث سے ثابت ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جب تم نماز جنازہ سے فارغ ہو جاؤ تو اپنے مردہ کے لیے خصوصی

دعا کرو۔“

محبت اہل بیت: حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت اصل ایمان ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کا تقاضا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ، ازواج مطہرات، اقارب اور آل واولاد کے ساتھ محبت بھی درحقیقت آپ سے محبت ہے۔ اہل بیت سے محبت رکھنا ہر مسلمان پر واجب ہے۔ اس مقدس خاندان کی عظمت وفضیلت قرآن وسنت میں بیان کی گئی ہے۔

القسم الثانی: منطق

سوال نمبر 4: (الف) قطبی کے متن اور ماتن کا نام تحریر کریں؟

(ب) قطبی کس فن کی کتاب ہے؟ فن اور کتاب کا اصل نام بتائیں۔

(ج) اس فن کی تعریف، موضوع، غرض وغایت اور اہمیت تحریر کریں؟

جواب: (الف) متن کا نام: رسالہ شمسیہ

ماتن کا نام: ابوعبداللہ قطب الدین محمد بن محمد رازی

(ب) فن کا نام: قطبی فن منطق کی کتاب ہے۔

کتاب کا اصل نام: شرح رسالہ شمسیہ

(ج) منطق کی تعریف: منطق ایسا قانونی آلہ ہے جس کی رعایت کرنے سے ذہن کو فکری غلطی سے بچایا جاسکتا ہے۔

موضوع: معرف وقول شارح اور دلیل وحجت

غرض: ذہن کو فکری غلطی سے بچانا اس فن کی غرض ہے۔

اہمیت: فن منطق کو تمام علوم کے لیے آلہ قرار دیا گیا ہے یہ علم نطق ظاہری اور باطنی دونوں میں طاقت دیتا ہے۔ اس کو جاننے والا نہ جاننے والے پر غالب آجاتا ہے۔ یہ ایسا علم ہے، جو عقل کو لطیف کرتا ہے۔ جس وجہ سے عقل خالق حقیقی تک رسائی کرنے کے لیے تیار ہو جاتی ہے۔ علم اعلیٰ تک پہنچائے وہ خود بھی اعلیٰ ٹھہرا۔

سوال نمبر 5: (الف) تصور مطلق اور تصور فقط میں فرق تحریر کریں؟

(ب) مقسم قسم اور قسیم کسے کہتے ہیں؟

(ج) وہم، ظن اور شک تصدیق کی قسموں سے ہیں یا تصور کی قسموں میں سے؟ دلائل کے ساتھ وضاحت کریں؟

جواب: (الف) مطلق تصور: کسی شئی کی صورت کا عقل میں حاصل ہونا۔

تصور فقط: وہ تصور ساذج ہی ہے یعنی ایسا تصور جس کے ساتھ حکم نہ ہو۔ یہ تصدیق کا مقابل ہے۔

(ب) مقسم: جس شئی کی تقسیم ہو اس کو مقسم کہتے ہیں جیسے: کلمہ کہ اس کی کئی اقسام ہیں:

قسم: شئی کی قسم وہ ہوتی ہے، جو شے کے تحت داخل ہو اور اس سے خاص ہو جیسے: اسم کلمہ کی قسم ہے۔

قسیم: شئی کا قسیم وہ ہوتا ہے، جو شئی کا مقابل ہو اور کسی دوسری شئی کے تحت داخل ہو جیسے: اسم، فعل اور حرف کا قسیم ہے۔

(ج) وہم، ظن اور شک میں سے ظن اور شک تصور کی قسموں سے ہیں، کیونکہ ان میں حکم نہیں ہے جبکہ تصدیق کے لیے حکم کا ہونا ضروری ہے۔ وہم تصدیق کی قسم ہے، کیونکہ یہ حکم سے متعلق ہے۔

سوال نمبر 6: درج ذیل اصطلاحات کی تعریفات تحریر کریں؟

فکر، دور، تسلسل، ترتیب، لا بشرط شیء

جواب: فکر کی تعریف: امور معلومہ کو اس طرح ترتیب دینا کہ وہ مجہول شئی تک پہنچا دیں۔

دور کی تعریف: کسی شئی کا ایسی شئی پر موقوف ہونا کہ وہ دوسری شئی اس (پہلی) شئی پر موقوف ہو ایک ہی جہت سے خواہ ایک مرتبہ سے یا کئی مراتب سے۔

تسلسل کی تعریف: امور غیر متناہیہ کا مترتب ہونا۔

ترتیب: ہر چیز کو اس کے مرتبہ میں رکھنا ترتیب کہلاتا ہے۔

لا بشرط شیء: مطلق تصور کو کہتے ہیں۔ مطلق تصور کی تعریف پیچھے گزر گئی ہے۔

الاختبار السنوی النهائی تحت اشراف تنظیم المدارس لأهل السنة باکستان

الشهادة العالية "السنة الاولیٰ" للطلاب

الموافق سنة ١٤٣٧ھ/2016ء

﴿پہلا پرچہ: تفسیر و اصول تفسیر﴾

الوقت المحدد: ثلث ساعات　　مجموع الأرقام: ١٠٠

سوال نمبر 1 اور 5 لازمی ہیں باقی میں سے کوئی دو سوال حل کریں۔

القسم الاوّل: تفسیر

سوال نمبر 1: الرحمٰن علم من شاء القراٰن خلق الانسان أی الجنس علمه البيان النطق الشمس والقمر بحسبان بحساب يجريان والنجم مالاساق له من النبات والشجر ماله ساق يسجدان يخضعان بما يراد منهما

(۱) کلام باری تعالیٰ و کلام مفسر کا ترجمہ تحریر کریں؟ (۱۰)

(۲) اغراض مفسر سپرد قلم کریں؟ نیز بتائیں کہ لفظ "رحمٰن" ترکیب میں کیا واقع ہو سکتا ہے؟ کوئی دو صورتیں بیان کریں؟ (۱۰)

(۳) مذکورہ سورت کے کتنے اور کون کون سے اسماء ہیں؟ وجہ تسمیہ بھی سپرد قلم کریں؟ (۱۰)

(۴) لفظ حسبان مفرد ہے یا جمع؟ وضاحت کرنے کے بعد مصنف کے مختار قول کی نشاندہی کریں؟ (۱۰)

سوال نمبر 2: لقد صدق الله رسوله الرؤيا بالحق

(۱) کلام باری تعالیٰ میں جس خواب کا ذکر ہے اس کی وضاحت کریں، نیز آیت مبارکہ کا شان نزول جلالین کی روشنی میں بیان کریں؟ (۱۰)

(۲) خط کشیدہ لفظ کا ماقبل اور مابعد سے نحوی تعلق واضح کریں؟ (۱۰)

سوال نمبر3: والسماء ذات البروج للكواكب اثنا عشر برجا تقدمت في الفرقان واليوم الموعود يوم القيامة وشاهد يوم الجمعة ومشهود يوم عرفة كذفسرت الثلاثة في الحديث فالاول موعود به والثاني شاهد بالعمل فيه والثالث يشهده الناس والملائكة.

(۱) کلام باری تعالیٰ وکلام مفسر کا ترجمہ تحریر کریں، نیز سورت کا شان نزول ذکر کرنے کے بعد بروج کی وضاحت کریں؟ (۱۰)

(۲) اصحاب اخدود کا واقعہ تفصیلاً تحریر کریں؟ (۱۰)

سوال نمبر4: انا أعطينك يا محمد الكوثر

(۱) سورۃ الکوثر کا سبب نزول بیان کریں؟ نیز بتائیں یہ سورۂ مبارکہ کس موقع پر نازل ہوئی؟ ۱۰

(۲) کوثر کے معانی جلالین کی روشنی میں بیان کریں؟ نیز "اِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْاَبْتَرُ" کی تشریح وتوضیح سپرد قلم کریں؟ (۱۰)

القسم الثاني: اصول تفسير

سوال نمبر5: کسی دو اجزاء کا جواب دیں۔

(۱) فہم قرآن میں دشواریوں کے اسباب سپرد قلم کریں؟ (۱۰)

(۲) قرآنی آیات اور اشعار میں فرق تحریر کریں؟ (۱۰)

(۳) ناسخ ومنسوخ میں اختلاف کی وجوہات قلمبند کریں؟ (۱۰)

☆☆☆☆☆

درجہ عالیہ (سال اول) برائے طلباء بابت 2016ء

﴿پہلا پرچہ: تفسیر واصول تفسیر﴾

القسم الاول: تفسير

سوال نمبر1: الرحمٰن علم من شاء القراٰن خلق الانسان أي الجنس علمه البيان النطق الشمس والقمر بحسبان بحساب يجريان والنجم مالاساق له من النبات والشجر ماله ساق يسجدان يخضعان بما يراد منهما

(الف) کلام باری تعالیٰ وکلام مفسر کا ترجمہ تحریر کریں؟

(ب) اغراض مفسر سپرد قلم کریں؟ نیز بتائیں کہ لفظ "رحمٰن" ترکیب میں کیا واقع ہو سکتا ہے؟ کوئی دو صورتیں بیان کریں؟

(ج) مذکورہ سورت کے کتنے اور کون کون سے اسماء ہیں؟ وجہ تسمیہ بھی سپرد قلم کریں؟

(د) لفظ حسبان مفرد ہے یا جمع؟ وضاحت کرنے کے بعد مصنف کے مختار قول کی نشاندہی کریں؟

جواب: (الف) ترجمہ: وہ رحمٰن ہے، جس نے جسے چاہا قرآن سکھایا، اس نے جنس انسان کو پیدا فرمایا۔ اس نے بیان یعنی نطق کی تعلیم دی۔ سورج اور چاند اپنے حساب کے ساتھ رواں دواں ہیں اور نجم یعنی وہ انگوریاں جن کی پنڈلی نہ ہو۔ اور شجر یعنی جس کی پنڈلی ہو دونوں سجدہ ریز ہیں یعنی اپنے حال کے مطابق جھکے ہوئے (اللہ کے سامنے) ہیں۔

(ب) اغراض مفسر

علامہ مفسر نے علم کے بعد من شاء نکال کر اس کے مفعول اوّل کی طرف اشارہ کر

دیا۔ الانسان کے بعد الجنس نکال کر اس میں موجود الف لام کے جنسی ہونے کی طرف اشارہ فرمایا۔ النطق نکال کر بیان کا معنی اور مراد بتادی یعنی بیان سے مراد ہے ما فی الضمیر کو بیان کرنا۔ بحسبان نکال کر اس بات کی طرف اشارہ کر دیا کہ حسبان مصدر ہے حساب کے معنی میں۔ مطلب ہوا کہ سورج اور چاند اپنے برج اور منازل میں وقت مقررہ میں رواں دواں رہتے ہیں۔ پھر نجم اور شجر کا معنی بیان کیا اور بتادیا کہ ان کا سجدہ کرنا ایسا نہیں ہے جس طرح انسان سجدہ کرتا ہے بلکہ ان کے سجدہ کرنے سے مراد ان کا جھکنا ہے۔ اب اس کی کیفیت کیا ہے؟ بس ہر شئی کے تسبیح وتحلیل وجھکنے کا انداز الگ الگ ہے۔

لفظ رحمٰن کی ترکیب: لفظ رحمٰن ترکیب میں خبر ہے۔ مبتدا محذوف کی تب تقدیری عبارت یوں ہوگی: "اللہ الرحمن" یا یہ مبتدا ہے اس کی خبر یعنی ربنا محذوف ہے۔ تب اصل عبارت یوں ہوگی: الرحمن ربنا۔ یا یہ مبتدا ہے اور مابعد والا جملہ اس کی خبر۔ یوں اس کی ترکیب میں تین احتمال ہوئے۔

(ج) سورت رحمٰن کے اسماء:

اللہ تعالیٰ کی عادت کریمہ ہے کہ وہ سورت کا نام کسی ایک جزء پر رکھ دیتا ہے۔ گویا سورتوں کے نام بھی توقیفیہ ہیں۔

پہلا نام: سورۃ الرحمٰن: یہ نام اس لیے رکھا گیا ہے، کیونکہ اس میں رحمٰن اور اس کی صفات کا ذکر ہے۔ اس سورت کو عروس القرآن بھی کہتے ہیں، کیونکہ ہر شئی کے لیے عروس (دلہن) ہوتی ہے اور قرآن کی عروس سورۃ رحمٰن ہے۔

(د) لفظ حسبان کی صرفی تحقیق:

لفظ حسبان مفرد ہے بمعنی حساب جیسے: غفران اور کفران۔ یہ بھی صحیح ہے کہ حساب کی جمع ہو جیسے: شہاب کی جمع شہبان آتی ہے۔ مصنف کا مختار یہ ہے کہ حسبان مصدر ہے۔ مصدر میں تذکیر وتانیث، افراد وتثنیہ اور جمع برابر ہوتے ہیں۔

سوال نمبر2: لقد صدق اللہ رسولہ الرؤیا بالحق

(الف) کلام باری تعالیٰ میں جس خواب کا ذکر ہے اس کی وضاحت کریں، نیز آیت مبارکہ کا شان نزول جلالین کی روشنی میں بیان کریں؟

(ب) خط کشیدہ لفظ کا ماقبل اور مابعد سے نحوی تعلق واضح کریں؟

جواب: (الف) خواب کی وضاحت اور آیت کا شان نزول:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صلح حدیبیہ کے سال خواب میں دیکھا کہ آپ اور آپ کے اصحاب مکہ پاک میں امن سے داخل ہوئے، حلق کروایا اور کچھ نے قصر کروایا۔ آپ نے اس خواب کو صحابہ کے سامنے بیان کیا تو وہ بہت خوش ہوئے۔ جب صحابہ کرام حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں نکلے تو کفار نے اسلامی لشکر کو حدیبیہ میں روک لیا اور واپس آگئے۔ یہ بات صحابہ پر بہت شاق گزری اور بعض منافقین نے عجیب وغریب باتیں کرنا شروع کر دیں۔ فتح مکہ کے بعد اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی کہ اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک خواب کو سچا کر دکھایا اور منافقوں کو منہ کی کھانا پڑی۔

(ب) بالحق کا نحوی تعلق:

لفظ بالحق کی ترکیب میں کئی احتمال ہیں۔ یہ صدق کے متعلق ہے یا الرؤیا سے حال واقع ہو رہا ہے اور اس کا مابعد اس کی تفسیر ہے۔

سوال نمبر3: والسماء ذات البروج للکواکب اثنا عشر برجا تقدمت فی الفرقان والیوم الموعود یوم القیامۃ وشاھد یوم الجمعۃ ومشھود یوم عرفۃ کذفسرت الثلاثۃ فی الحدیث فالاول موعود بہ والثانی شاھد بالعمل فیہ والثالث یشھدہ الناس والملائکۃ۔

(الف) کلام باری تعالیٰ وکلام مفسر کا ترجمہ تحریر کریں، نیز سورت کا شان نزول ذکر کرنے کے بعد بروج کی وضاحت کریں؟

(ب) اصحاب اخدود کا واقعہ تفصیلاً تحریر کریں؟

جواب: (الف) ترجمہ: برج والے آسمان کی قسم! یہ بارہ برج ہیں جو ستاروں کے

لیے اوران کا ذکر سورت فرقان میں تفصیل سے گزر چکا ہے۔اس دن کی قسم جس کا وعدہ دیا گیا ہے یعنی قیامت کا دن۔شاہد یعنی جمعہ کے دن کی قسم اور مشہود یعنی یوم عرفہ کی قسم۔اسی طرح تینوں کی تفسیر حدیث پاک میں کی گئی ہے۔پس اوّل موعود بہ ہے اور دوسرا شاہد ہے بسبب اس میں عمل کرنے کے۔تیسرا اس میں لوگ اور فرشتے حاضر ہوتے ہیں۔

سورت کا شان نزول: جب کافر مومنوں کو ایذاء دیتے تھے اور ایذاء دینے میں انتہاء کو پہنچ گئے۔اللہ تعالیٰ نے مومنوں کو ایمان پر ثابت قدم رہنے اور کافروں کی ایذاؤں پر صبر کرنے کی تلقین کے لیے یہ سورت اتاری۔تم سے پہلے مومنوں کے ساتھ بھی کفار ایسا ہی سلوک کرتے بلکہ تم سے زیادہ ایذائیں ان کو ملتیں تو انہوں نے صبر کا مظاہرہ کیا۔لہٰذا تم بھی صبر وتحمل کا مظاہرہ کرو۔

بروج کی وضاحت: اللہ تعالیٰ نے آسمان میں بارہ برج بنائے، سات سیاروں کے لیے۔وہ بارہ برج یہ ہیں: ۱-حمل۔۲-ثور۔۳-جوزا۔۴-سرطان۔۵-اسد۔۶-سنبلہ۔ ۷-میزان۔۸-عقرب۔۹-قوس۔۱۰-جدی۔۱۱-دلو۔۱۲-حوت۔سات سیارے یہ ہیں:

۱-مریخ: اس کے لیے حمل اور عقرب ہیں۔
۲-زہرہ: اس کے لیے ثور اور میزان ہیں۔
۳-عطارد: اس کے لیے جوزا اور سنبلہ ہیں۔
۴-قمر: اس کے لیے سرطان ہے۔
۵-شمس: اس کے لیے اسد ہے۔
۶-مشتری: اس کے لیے قوس اور حوت ہیں۔
۷-زحل: اس کے لیے جدی اور دلو ہیں۔

(ب) اصحاب اخدود کا واقعہ

مسلم شریف کی روایت کے مطابق واقعہ اس طرح ہے کہ ایک بادشاہ کے پاس ایک

جادوگر رہتا تھا۔جب جادوگر بوڑھا ہوگیا تو بادشاہ نے اس کے ساتھ ایک لڑکا ضم کردیا تاکہ وہ اس سے جادو سیکھے۔(وہ لڑکا اس کے پاس آنے جانے لگا) اس کے راستے میں ایک راہب رہتا تھا۔لڑکے کا دل اس کی طرف مائل ہوگیا۔اس لڑکے نے راستے میں ایک دن بہت بڑا چارپایہ دیکھا،لوگ اس جانور کی وجہ سے رک گئے۔لڑکے نے ایک پتھر لیا اور کہنے لگا:''اے اللہ! اگر راہب کا معاملہ تجھے اس ساحر سے زیادہ محبوب ہے تو تو اس دابہ کو قتل کر دے تاکہ لوگ گزر جائیں۔''اس لڑکے نے زور سے پتھر پھینکا تو وہ دابہ مر گیا۔وہ لڑکا پھر راہب کے پاس آیا اور واقعہ کی خبر دی۔راہب نے کہا: آج تو مجھ سے افضل ہے۔عنقریب تجھے آزمائش میں ڈالا جائے گا۔پس اگر تجھے آزمائش میں ڈالا جائے تو میرے بارے میں کچھ نہیں بتانا۔وہ لڑکا کوڑھ والوں کو، برص والوں کو اور اندھوں کو صحیح کرتا تھا۔بادشاہ کا ہمنشین اندھا ہوگیا تو لڑکے نے اس کو ٹھیک کردیا تو وہ اللہ پر ایمان لے آیا۔جب بادشاہ نے اس سے پوچھا کہ تجھے کس نے ٹھیک کیا ہے تو کہنے لگا میرے رب نے۔بادشاہ کو غصہ آیا اس نے لڑکے کو سزا دی تو لڑکے نے راہب کا بتادیا۔بادشاہ نے راہب کو آرے کے ساتھ چیر دیا اور قوم کے ساتھ لڑکے کو پہاڑ پر بھیجا تاکہ وہ لڑکے کو اوپر سے پھینک کر ہلاک کردیں۔لڑکے نے بددعا کی تو وہ قوم ہلاک ہوگئی اور لڑکا بچ گیا۔پھر بادشاہ نے لڑکے کو کشتی میں بٹھایا تاکہ وہ غرق کردے۔اس لڑکے نے بددعا کی تو کشتی الٹ گئی اور جو بھی اس میں سوار تھے سب ہلاک ہو گئے اور لڑکا بچ گیا۔لڑکا بادشاہ سے کہنے لگا کہ تم مجھے قتل نہیں کرسکتے حتیٰ کہ لوگوں کو جمع کر کے مجھے سولی چڑھایا جائے۔پھر ایک تیر لو اور اس طرح کہو:''اللہ کے نام سے جو اس لڑکے کا رب ہے۔''پھر تم وہ تیر مجھ پر پھینک دو۔سو اس بادشاہ نے ایسا ہی کیا تو تیر اس کے دماغ میں گیا اور وہ لڑکا فوت ہوگیا۔یہ معاملہ دیکھ کر تمام لوگ ایمان لے آئے۔بادشاہ کو ان کے ایمان لانے پر بہت غصہ آیا اس نے کہا: ایک بہت بڑی آگ جلاؤ اور جو ان میں سے اپنے دین سے رجوع نہیں کرتا اس کو آگ میں پھینک دو۔چنانچہ انہوں نے ایسا ہی کیا۔تمام کو آگ میں پھینکتے گئے حتیٰ کہ ایک عورت آئی۔اس کے ساتھ ایک بچہ تھا۔عورت آگ میں واقع ہونے سے ڈر گئی تو بچہ بولا اے ماں! آپ صبر کریں بے شک آپ حق پر ہیں۔

سوال نمبر 4: اِنَّآ اَعْطَیْنٰکَ یَا مُحَمَّدُ الْکَوْثَرَ

(الف) سورۃ الکوثر کا سببِ نزول بیان کریں؟ نیز بتائیں یہ سورۂ مبارکہ کس موقع پر نازل ہوئی؟

(ب) کوثر کے معانی جلالین کی روشنی میں بیان کریں؟ نیز ''اِنَّ شَانِئَکَ ھُوَ الْاَبْتَرُo'' کی تشریح وتوضیح سپردِ قلم کریں؟

جواب: (الف) سببِ نزول:

اس سورت مبارکہ کے نزول کا سبب یہ ہے کہ عاص بن وائل السہمی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مسجد میں باب بنی سہم کے پاس ملاقات کی۔ کچھ باتیں ہوئیں۔ مسجد میں قریش کے کچھ سردار بیٹھے ہوئے تھے۔ جب وہ ان کے پاس آیا تو انہوں نے پوچھا: تو کس سے باتیں کر رہا تھا؟ اس نے کہا: اس ابتر سے (العیاذ باللہ) (یعنی نبی علیہ السلام سے) اور اس کا بیٹا قاسم فوت ہوگیا۔ جب اس نے یہ بات کہی تو اللہ تعالیٰ نے نبی علیہ السلام کو تسلی اور آپ کو خوشخبری دینے کے لیے یہ سورت نازل فرمائی۔

(ب) کوثر کے معانی:

کوثر سے مراد یا جنت کی ایک نہر ہے یا حوض ہے۔ جس پر نبی علیہ السلام کی امت وارد ہوگی یا کوثر سے مراد خیر کثیر ہے یعنی نبوت، قرآن اور شفاعت وغیرہ۔

القسم الثانی: اصول تفسیر

سوال نمبر 5: کسی دو اجزاء کا جواب دیں۔

(الف) فہم قرآن میں دشواریوں کے اسباب سپردِ قلم کریں؟

(ب) قرآنی آیات اور اشعار میں فرق تحریر کریں؟

(ج) ناسخ ومنسوخ میں اختلاف کی وجوہات قلمبند کریں؟

جواب: (الف) دشواریوں کے اسباب:

قرآن پاک کی مراد سمجھنے میں دشواریوں کے اسباب درج ذیل ہیں:

☆ غریب لفظ کا استعمال ہونا۔ ☆ ناسخ ومنسوخ پر قلت اطلاع ہونا۔

☆ اسباب نزول سے غافل ہونا۔ ☆ مضاف یا موصوف یا ترخیم منادیٰ کا حذف ہونا۔

☆ ایک شئی کو دوسری شئی سے یا ایک حرف کو دوسرے حرف سے یا اسم کو اسم سے یا فعل کو فعل سے بدلنے کے سبب یا مفرد کی جگہ جمع ذکر کرنے یا اس کے برعکس یا التفات کی وجہ۔

☆ یا مؤخر کو مقدم کرنے یا اس کا عکس کرنے سے۔ ☆ ضمائر کے انتشار کے سبب یا ایک ہی لفظ سے متعدد معانی مراد لینے سے۔ ☆ تکرار اور اطناب کے سبب۔

☆ کنایہ، تعریض، متشابہ اور مجاز عقلی کے سبب۔

(ب) قرآنی آیات اور اشعار میں فرق:

قرآنی آیات اور اشعار میں سے ہر ایک متکلم اور نفس کو لذت دینے کے لیے پڑھے جاتے ہیں۔ مگر فرق یہ ہے کہ اشعار علم عروض اور قافیوں کے ساتھ مقید ہوتے ہیں، جن کو خلیل بن احمد نے مدون کیا۔ پھر اس سے شعراء لیتے آئے ہیں جبکہ آیات کا دار ومدار مجمل قافیہ ووزن پر ہوتا ہے۔ یہ دونوں امر طبعی کے مشابہ ہیں۔ عروض کے افاعیل اور تفاعیل پر بناء نہیں ہے۔ اسی طرح آیات کی بناء ان قافیوں پر بھی نہیں جو معین ہیں اور امر مصنوعی اور اصطلاحی سے تعلق رکھتے ہیں۔

(ج) ناسخ ومنسوخ میں اختلاف کی وجوہات:

علم تفسیر میں مشکل جگہوں میں سے ایک جگہ ہے ناسخ ومنسوخ کی معرفت، کیونکہ ایک تو اس کی ابحاث بہت زیادہ ہیں اور دوسرا اس میں اختلاف کا میلان بہت وسیع ہے۔

اس کی اقوی وجہ متقدمین اور متاخرین کی اصطلاح میں اختلاف کا ہونا ہے۔ متقدمین کے نزدیک نسخ کا معنیٰ اور ہے جبکہ متاخرین کے نزدیک نسخ کا معنیٰ اور ہے۔ تعریفوں میں اختلاف کی وجہ سے آیات منسوخ کی تعداد میں بھی اختلاف ہوگیا۔ متقدمین کے نزدیک آیات منسوخ کی تعداد پانچ سو تک ہے جبکہ متاخرین کے نزدیک بیس کے قریب ہیں۔

الاختبار السنوی النهائی تحت اشراف تنظیم المدارس لأهل السنة باکستان

الشهادة العالية "السنة الاولیٰ" للطلاب

الموافق سنة ۱۴۳۷ھ/2016ء

﴿دوسرا پرچہ: حدیث واصول حدیث﴾

الوقت المحدد: ثلث ساعات　　　　مجموع الأرقام: ۱۰۰

سوال نمبر 4 اور 5 لازمی ہیں باقی میں سے کوئی دو سوال حل کریں۔

القسم الاوّل: حديث

سوال نمبر 1: عن انس قال قلما خطبنا رسول الله صلى الله عليه وسلم الا قال لا ايمان لمن لا امانة له ولا دين لمن لا عهد له

(۱) خط کشیدہ لفظ کی صرفی ونحوی تحقیق قلمبند کریں؟ ۵

(۲) حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر اعراب لگائیں اور ترجمہ کریں؟ (۱۰)

(۳) حدیث میں حقیقت ایمان ودین کی نفی ہے یا کمال کی؟ اپنا مؤقف مع الدلائل سپرد قلم کریں؟ (۱۰)

سوال نمبر 2: عن ابن مسعود قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا حسد الا فی اثنین رجل اٰتاه الله مالا فسلطه علی هلکته فی الحق ورجل اٰتاه الله الحکمة فهو یقضی بها ویعلمها

(۱) حدیث کا ترجمہ سپرد قلم کریں؟ ۵

(۲) حسد اور غبطہ کی تعریف کریں؟ نیز بتائیں کہ یہاں لفظ حسد کیوں استعمال فرمایا؟ ۱۰

(۳) لفظ "رجل" پر کون کون سا اعراب پڑھا جا سکتا ہے؟ وجہ ضرور تحریر فرمائیں؟ (۱۰)

سوال نمبر 3: عن ابن مسعود أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال كنت نهيتكم عن زيارة القبور فزوروها فانها تزهد فی الدنیا وتذکر الأخرة

(۱) حدیث کا ترجمہ وتشریح کریں؟ (۱۰)

(۲) عورتوں کا قبرستان جانا کیسا ہے؟ اس بارے میں ایک مختصر مگر جامع نوٹ تحریر کریں؟ (۱۵)

سوال نمبر 4: عن ابی جحیفة أن النبی صلى الله عليه وسلم نهی عن ثمن الدم وثمن الکلب وکسب البغی ولعن اٰکل الربوٰ وموکله والواشمة والمستوشمة والمصور.

(۱) مذکور حدیث کا ترجمہ تحریر کریں اور خط کشیدہ الفاظ کی تشریح وتوضیح قلمبند کریں؟ (۱۵)

(۲) بیع مزابنہ، بیع مخابرہ، بیع محاقلہ اور بیع عرایا میں سے تین کی تعریف وحکم سپرد قلم کریں؟ (۱۵)

القسم الثانی: اصول حدیث

سوال نمبر 5: کوئی دو اجزاء کا حل مطلوب ہے۔

(۱) متصل، منقطع، معلق اور مرسل میں سے کسی دو کی تعریف و وجہ تسمیہ تحریر کریں؟ (۱۰)

(۲) مضطرب اور متابع کی تعریفات بیان کریں؟ (۱۰)

(۳) متفق علیہ کی وضاحت کریں نیز کل متفق علیہ احادیث کی تعداد سپرد قلم کریں؟ (۱۰)

درجہ عالیہ (سال اول) برائے طلباء بابت 2016ء

دوسرا پرچہ: حدیث واصول حدیث

القسم الاوّل: حدیث

سوال نمبر 1: عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَلَّمَا خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِلَّا قَالَ لَا اِیْمَانَ لِمَنْ لَّا اَمَانَۃَ لَہٗ وَلَا دِیْنَ لِمَنْ لَّا عَھْدَ لَہٗ

(الف) خط کشیدہ لفظ کی صرفی ونحوی تحقیق قلمبند کریں؟

(ب) حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر اعراب لگائیں اور ترجمہ کریں؟

(ج) حدیث میں حقیقت ایمان ودین کی نفی ہے یا کمال کی؟ اپنا موقف مع الدلائل سپرد قلم کریں؟

جواب: (الف) خط کشیدہ لفظ کی تحقیق:

قلما میں ما مصدریہ ہے خطبۃ کے معنی میں ہے، تقدیر عبارت یوں ہوگی: قل خطبۃ خطبنا۔ یہ بھی جائز ہے کہ ما کافۃ ہو اور یہ نفی میں استعمال ہوتا ہے۔ اس پر دلیل یہ ہے کہ آگے استثناء ہو رہا ہے۔ ای ما وعظنا کے معنی میں ہوگا۔

(ب) ترجمہ: اعراب اوپر لگا دیے گئے ہیں اور ترجمہ ذیل میں ملاحظہ فرمائیں:

"حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: نہیں وعظ کیا ہم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مگر آپ نے فرمایا: اس شخص کا ایمان نہیں جو امانت دار نہ ہو اور اس شخص کا دین نہیں جو وعدہ پورا نہ کرتا ہو۔"

(ج) ایمان ودین کی نفی سے مراد:

حدیث پاک میں جو دین کی نفی ہوئی ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ یقین کے راستے پر

نہیں ہے۔ اس طرح نفی ایمان سے کمال کی نفی ہے حقیقت کی نہیں۔ یہ حدیث اور اس جیسی دوسری روایات بطور وعید اور زجر کے ہیں۔ ان سے حقیقت مراد نہیں ہے بلکہ زجر اور فضیلت کی نفی ہے، کیونکہ ایک دوسری حدیث میں ہے کہ جس نے لَآ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ کہہ دیا وہ جنت میں داخل ہوگا۔ امانت میں خیانت اور اسی طرح وعدہ خلافی کبیرہ گناہ میں شامل ہے اور کبیرہ گناہ کا مرتکب اہلسنّت کے نزدیک مومن ہے کافر نہیں ہے۔ البتہ بعض لوگ کہتے ہیں کہ اس سے حقیقت کی نفی مراد ہے۔

سوال نمبر 2: عن ابن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا حسد الا فی اثنین رجل اتاہ اللہ مالا فسلطہ علی ھلکتہ فی الحق ورجل اتاہ اللہ الحکمۃ فھو یقضی بھا ویعلمھا

(الف) حدیث کا ترجمہ سپرد قلم کریں؟

(ب) حسد اور غبطہ کی تعریف کریں؟ نیز بتائیں کہ یہاں لفظ حسد کیوں استعمال فرمایا؟

(ج) لفظ "رجل" پر کون کون سا اعراب پڑھا جا سکتا ہے؟ وجہ ضرور تحریر فرمائیں۔

جواب: (الف) ترجمۃ الحدیث: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: حسد صرف دو آدمیوں کے لیے جائز ہو سکتا ہے۔ پہلا وہ مرد جس کو اللہ نے مال دیا اور وہ اسے راہ حق میں خرچ کرتا ہے۔ دوسرا وہ مرد ہے جس کو اللہ نے علم دین دیا تو وہ اس کے ساتھ فیصلے کرتا ہے اور لوگوں کو سکھاتا ہے۔

(ب) حسد اور غبطہ کی تعریف:

کسی کے پاس موجود نعمت کے زوال کی تمنا کرنا، حسد کہلاتا ہے جبکہ اس کی مثل نعمت کے حصول کی تمنا کرنا غبطہ کہلاتا ہے۔ یہاں حسد سے مراد غبطہ ہے اور حسد کا اس پر اطلاق مجازاً ہے۔

(ج) رجل پر اعراب:

لفظ رجل کو مجرور بھی پڑھ سکتے ہیں تب یہ اثنین سے بدل ہوگا اور مرفوع بھی پڑھ

سکتے ہیں تب یہ احدھما مبتدا محذوف کی خبر ہوگا۔

سوال نمبر3: عن ابن مسعود أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال كنت نهيتكم عن زيارة القبور فزوروها فانها تزهد في الدنيا وتذكر الآخرة

(الف) حدیث کا ترجمہ وتشریح کریں؟

(ب) عورتوں کا قبرستان جانا کیسا ہے؟ اس بارے میں ایک مختصر مگر جامع نوٹ تحریر کریں؟

جواب: (الف) ترجمہ: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں تم کو قبروں کی زیارت کرنے سے روکتا تھا اب تم ان کی زیارت کیا کرو، کیونکہ یہ دنیا کو چھڑواتی ہے اور آخرت یاددلاتی ہے۔

تشریح: قبروں کی زیارت کرنا مستحب ہے بلکہ بعض نے تو واجب کا قول کیا ہے، کیونکہ زیارت کرنے سے دل نرم ہوتے ہیں اور آخرت یاد آتی ہے۔ اس کے علاوہ اور بھی بہت سے فوائد ہیں۔ وہاں جاکر قبرستان والوں کے لیے دعا کرنا چاہیے، ان کے لیے استغفار کرنا چاہیے اور فاتحہ خوانی کرنا چاہیے۔ شروع میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی حکمت کی بناء پر قبروں کی زیارت کرنے سے منع کیا تھا۔ جب مسلمان ایمان واسلام میں پکے ہوگئے پھر اجازت فرمادی۔ حدیث پاک میں صیغہ امر استحباب اور رخصت کے لیے ہے۔ یہی جمہور کا مؤقف ہے۔

(ب) عورتوں کا قبرستان میں جانا:

شرح السنہ میں ہے کہ قبرستان جانے کی جو رخصت ہے یہ صرف مردوں کے ساتھ خاص ہے۔ یہی عام اہل العلم کا مؤقف ہے۔ عورتوں کے لیے رخصت کو جائز قرار نہیں دیتے، کیونکہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبروں کی زیارت کرنے والی عورتوں پر لعنت فرمائی۔ بعض اہل علم کا خیال ہے کہ یہ روایت

رخصت ملنے سے پہلے کی ہے، جب رخصت مل گئی تو رخصت عام ہے عورتیں بھی اس میں شامل ہیں۔ بعض نے کہا: عورتوں کا قبرستان میں جانا مکروہ ہے، کیونکہ ان کے اندر صبر نہیں ہوتا وہ وہاں جاکر جزع وفزع کریں گی۔

امام نووی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: اس بات پر اجماع ہے مردوں کے لیے سنت ہے۔ عورتوں کے بارے میں دو گروہ ہیں: بعض کہتے ہیں مکروہ ہے اور بعض نے کہا: مکروہ نہیں ہے، بشرطیکہ فتنہ سے امن ہو۔

فی زمانہ بہتر اور حق یہی ہے کہ عورتیں صرف نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے روضہ اطہر کی زیارت کرسکتی ہیں۔ عام قبرستان جانے سے پرہیز کریں، کیونکہ فتنے کا دور ہے اور بے حیائی کا بازار گرم ہے۔ اگر وہ قبرستان جائیں گی تو وہاں جانے کا مقصد فوت ہوجائے گا۔ البتہ بوڑھی عورت جو قابل شہوت نہ ہو اس کے جانے میں کوئی حرج نہیں۔ تاہم وہ بھی اندھیرے میں جائے۔ جوان لڑکیاں اور قابل شہوت عورتوں کا فی زمانہ قبرستان جانا حرام ہے، کیونکہ اس سے فتنہ اور بے حیائی کو عروج ملتا ہے۔ ویسے بھی اس زمانہ کی لڑکیوں اور عورتوں میں حیاء نام کی کوئی چیز نہیں رہی کیونکہ بے پردہ ہوکر گھر سے نکلتی ہیں۔ (اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰهُ)

سوال نمبر4: عن ابی جحیفة أن النبی صلی الله علیه وسلم نهی عن ثمن الدم وثمن الکلب وکسب البغی ولعن اکل الربو وموکله والواشمة والمستوشمة والمصور۔

(الف) مذکور حدیث کا ترجمہ تحریر کریں اور خط کشیدہ الفاظ کی تشریح وتوضیح قلمبند کریں؟

(ب) بیع مزابنہ، بیع مخابرہ، بیع محاقلہ اور بیع عرایا میں سے تین کی تعریف وحکم سپرد قلم کریں؟

جواب: (الف) ترجمہ: حضرت ابوجحیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خون کی ثمن (قیمت)، کتے کی ثمن اور سرکش (زانی، زانیہ) کی کمائی سے منع فرمایا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سود کھانے والے، کھلانے والے، بال گوندنے والی اور

گدوانے والی اور تصویر بنانے والے پر لعنت فرمائی۔

خط کشیدہ الفاظ کی وضاحت:

واشمہ: وہ عورت ہے، جو کسی دوسرے کے جسم پر سوئی چبھو کر اس کے جسم میں نیل یا سرمے سے بھر کر نقش ونگار بنائے۔

مستوشمہ: وہ عورت ہے، جو اپنے جسم پر نقش ونگار کا کام کرواتی ہے۔

مصور: وہ مرد ہے، جو جاندار کی تصویر بنائے۔

(ب) بیع مزابنہ: درخت پر لگی ہوئی کھجوروں کو چھوہاروں کے بدلے معین پیمانے سے بیچنا یا یوں کہ کھجور پر لگے ہوئے پھل کو سوفرق کے بدلے بیچنا۔ (فرق پیمانے کا نام ہے)

بیع مخابرہ: زمین کو تہائی یا چوتھائی پیداوار پر کرایہ پر دینا۔

بیع محاقلہ: محاقلہ یہ ہے کہ آدمی کھیتی کو سوفرق گندم کے عوض بیچے۔

فرق ایک پیمانہ ہے، جو مدینہ پاک میں مشہور ہے۔ اس میں سو رطل آتے ہیں۔ اگر لفظ فرق را کے سکون کے ساتھ ہو تو اس میں 120 رطل آتے ہیں۔

بیع عرایا: اس کا مطلب ہے کوئی چیز بطور عطیہ اور عاریۃً دینا۔

القسم الثانی: اصول حدیث

سوال نمبر 5: کوئی دو اجزاء کا حل مطلوب ہے۔

(الف) متصل، منقطع، معلق اور مرسل میں سے کسی دو کی تعریف و وجہ تسمیہ تحریر کریں؟

(ب) مضطرب اور متابع کی تعریفات بیان کریں؟

(ج) متفق علیہ کی وضاحت کریں نیز کل متفق علیہ احادیث کی تعداد سپرد قلم کریں؟

جواب: (الف) متصل: اگر حدیث کی سند سے کسی راوی کا اسقاط نہیں ہو تو اس کو متصل کہتے ہیں۔ چونکہ راوی ساقط نہیں ہوتا، لہٰذا عدم سقوط کی وجہ سے اس کو متصل کہتے ہیں۔

منقطع: اگر سند سے ایک یا دو راویوں کا ذکر ساقط ہے تو اس کو منقطع کہتے ہیں۔ چونکہ اس میں راویوں کا اسقاط ہوتا ہے اور اسقاط کا نام انقطاع ہے۔ اس لیے اس کو منقطع کہتے ہیں۔

مرسل: اگر سند سے راویوں کا اسقاط آخر میں ہو مثلاً تابعی کے بعد تو اس کو حدیث مرسل کہتے ہیں جیسے: تابعی فرمائیں:

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔

(ب) مضطرب: اگر سند یا متن میں کسی راوی کا اختلاف ہو گیا ہو کہ مقدم کو مؤخر اور مؤخر کو مقدم کر دیا یا کمی بیشی ہو گئی یا ایک کو دوسرے کی جگہ ذکر کر دیا یا ایک متن کی جگہ دوسرا متن ذکر کر دیا کہ اسمائے سند میں تصحیف ہو گئی یا اجزائے متن میں اختلاف، اقتصار و حذف وغیرہ ہو گیا تو ایسی حدیث کا نام مضطرب ہے۔

متابع: ایک راوی کا دوسرے راوی کی موافقت میں روایت کرنا، اوّل کی حدیث کو متابع کہتے ہیں۔

(ج) متفق علیہ: وہ حدیث ہے جسے امام بخاری اور امام مسلم رحمہما اللہ نے روایت کیا ہو۔ شیوخ حدیث نے فرمایا ہے کہ متفق علیہ حدیثوں کی تعداد دو ہزار تین سو چھبیس ہے۔ یعنی (2326)

☆☆☆☆☆

الاختبار السنوی النهائی تحت اشراف تنظیم المدارس لأهل السنة باكستان

الشهادة العالية "السنة الاولیٰ" للطلاب

الموافق سنة ۱۴۳۷ھ/2016ء

﴿تیسرا پرچہ: اصول فقہ﴾

الوقت المحدد: ثلث ساعات   مجموع الأرقام: ۱۰۰

نوٹ: پہلا سوال لازمی ہے باقی تین میں سے دو سوال حل کریں۔

سوال نمبر1: القياس وهو يشتمل على بيان نفس القياس وركنه وحكمه ودفعه

(۱) قیاس کا لغوی و اصطلاحی معنی بیان کریں اور صاحب حسامی نے قیاس کے لغوی معنی میں جو مطابقت بیان کی ہے اسے تحریر کریں؟ ۱۷

(۲) قیاس کی کتنی شرائط عدمی ہیں اور کتنی وجودی؟ نیز حسامی کی روشنی میں عدمی شرائط مع امثلہ تحریر کریں؟ ۱۷

سوال نمبر2: (۱) رکن کا لغوی و اصطلاحی معنی اور قیاس کا رکن لکھیں؟ نیز بتائیں کہ وصف صالح اور وصف معدل سے کیا مراد ہے؟ (۱۶)

(۲) استحسان کا لغوی و شرعی معنی قلمبند کریں نیز استحسان بالاجماع اور استحسان بالضرورۃ کو مثالیں دے کر واضح کریں؟ ۱۷

سوال نمبر3: اما المعارضة التی فیها مناقضة فالقلب وهو نوعان

(۱) قلب کا لغوی و اصطلاحی معنی لکھیں؟ نیز بتائیں کہ قلب کی نوع اوّل کس محل میں صحیح ہوتی ہے اور نوع ثانی کے تحقق کے لیے کیا امر ضروری ہے؟ (۱۶)

(۲) قلب کی دونوں انواع، ان کا ماخوذ منہ اور امثلہ سپرد قلم کریں؟ ۱۷

سوال نمبر4: (۱) احکام مشروعہ کے متعلقات کتنے اور کون کون سے ہیں؟ نیز سبب کی کتنی اور کون کون سی اقسام ہیں؟ (۱۶)

(۲) اما العلة فهی فی الشریعة عبارة عما یضاف الیه وجوب الحکم ابتداء

علت کا لغوی و اصطلاحی معنی بیان کرنے کے بعد خط کشیدہ قیود کے فوائد زینت قرطاس کریں؟ ۱۷

☆☆☆☆☆

درجہ عالیہ (سال اول) برائے طلباء بابت 2016ء

﴿تیسرا پرچہ: اصول فقہ﴾

سوال نمبر 1: القیاس وهو یشتمل علی بیان نفس القیاس ورکنه وحکمه ودفعه

(الف) قیاس کا لغوی واصطلاحی معنی بیان کریں اور صاحب حسامی نے قیاس کے لغوی معنی میں جو مطابقت بیان کی ہے اسے تحریر کریں؟

(ب) قیاس کی کتنی شرائط عدمی ہیں اور کتنی وجودی؟ نیز حسامی کی روشنی میں عدمی شرائط مع امثلہ تحریر کریں؟

جواب: (الف) قیاس کا لغوی واصطلاحی معنی:

جواب: جواب حل شدہ پرچہ بابت 2015ء میں ملاحظہ فرمائیں۔

لغوی معنیٰ میں مطابقت: لغوی معنیٰ ہے اندازہ کرنا۔ پھر قیاس کو قیاس اس لیے کہتے ہیں کہ مجتہدین غیر منصوص مسئلے کا منصوص علیہ مسئلے کے ساتھ اندازہ کرتے ہیں۔

(ب) قیاس کی عدمی شرائط ووجودی شرائط کی تعداد:

قیاس کی کل چار شرطیں ہیں۔ ان میں سے دو(2) عدمی ہیں اور دو(2) ہی وجودی ہیں۔

عدمی شرائط: پہلی عدمی شرط یہ ہے کہ اصل کسی دوسری نص سے اپنے حکم کے ساتھ خاص نہ ہو۔ یعنی کسی نص سے یہ ثابت نہ ہو کہ اصل کا حکم اصل کے ساتھ ہی خاص ہے جیسے: حضرت خزیمہ رضی اللہ عنہ کی گواہی کا دو گواہیوں کے قائم مقام ہونا اور آپ اکیلے کی گواہی قبول ہونا نص سے ثابت ہے اور آپ کے ساتھ ہی خاص ہے۔

دوسری عدمی شرط یہ ہے کہ اصل یعنی منصوص علیہ مسئلہ خلاف قیاس نہ ہو جیسے: رکوع

سجود والی نماز میں بالغ آدمی کا قہقہہ لگانے سے طہارت یعنی وضو واجب ہونا ہے۔

سوال نمبر 2: (الف) رکن کا لغوی واصطلاحی معنی اور قیاس کا رکن لکھیں نیز بتائیں کہ وصف صالح اور وصف معدل سے کیا مراد ہے؟

(ب) استحسان کا لغوی وشرعی معنی قلمبند کریں؟ نیز استحسان بالاجماع اور استحسان بالضرورۃ کو مثالیں دے کر واضح کریں؟

جواب: (الف) رکن کا لغوی واصطلاحی معنی:

لغت میں کسی شئی کی قوی جانب کو رکن کہتے ہیں۔ اصطلاح میں وہ عمل ہے جس پر کسی حکم شرعی کی بنیاد ہو اور اس کے بغیر مامور بہ کی ادائیگی صحیح نہ ہو جیسے: قیام اور رکوع وغیرہ نماز کے رکن ہیں۔

قیاس کے رکن: قیاس کے چار رکن ہیں، جو درج ذیل ہیں:

۱۔اصل ۲۔فرع ۳۔علت ۴۔حکم

وصف صالح: وصف صالح سے مراد یہ ہے کہ وہ وصف ان علتوں کے موافق ہو جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور سلف سے منقول ہیں۔

وصف معدل: وہ وصف ہے، جو وصف صالح کی طرح نہ ہو۔

(ب) استحسان کا لغوی واصطلاحی معنی:

اس کا لغوی معنی ہے: حسن کو طلب کرنا اور اصطلاح میں قیاس خفی کو ہی استحسان کہتے ہیں۔

مثالیں: استحسان بالاجماع کی مثال جیسے: استصناع کی بیع۔ قیاس تو چاہتا ہے کہ ناجائز ہو لیکن اجماع امت کی وجہ سے جائز ہے۔ (استصناع کا مطلب ہے کہ سائی پر کوئی شئی تیار کروانا) استحسان بالضرورۃ کی مثال جیسے: جب کنویں کا پانی نکالیں تو وہ پاک ہو جاتا ہے جبکہ قیاس کا تقاضا ہے کہ اس کی دیواریں، رسی، ڈول، دیواریں، کیچڑ اور اس میں موجود گھاس سب نجس ہیں کہ ان کو پاک پانی سے نہیں دھویا گیا۔ لہٰذا ضرورت کے تحت استحساناً طہارت کا حکم لگا دیا۔

سوال نمبر3: اما المعارضة التي فيها مناقضة فالقلب وهو نوعان

(الف) قلب کا لغوی و اصطلاحی معنی لکھیں؟ نیز بتائیں کہ قلب کی نوع اوّل کس محل میں صحیح ہوتی ہے اور نوع ثانی کے تحقق کے لیے کیا امر ضروری ہے؟

(ب) قلب کی دونوں انواع، ان کا ماخوذ منہ اور امثلہ سپرد قلم کریں؟

جواب: (الف) قلب کا لغوی و اصطلاحی معنی:

قلب لغت میں دو معانی پر بولا جاتا ہے:

نمبر۱: شئی کے اعلیٰ کو اس کا اسفل بنانا جیسے: قصعۃ کا قلب۔

نمبر۲: شئی کے ظاہر کو باطن بنانا جیسے: جراب کا قلب۔

اصطلاح میں قلب کا معنیٰ ہے علت کو اس ہیئت کی طرف پھیرنا/بدلنا۔ وہ ہیئت پہلی ہیئت کے مخالف ہو وہ اس طرح کہ معلول کو علت اور علت کو معلول بنایا جائے۔

قلب کی نوع اوّل اس قیاس اور محل میں صحیح ہوتی ہے جس میں تعلیل حکم پر ہو۔ قلب کی دوسری قسم کے تحقق کے لیے ضروری ہے کہ اس تعلیل میں کوئی وصف زائد موجود ہو جو وصف اوّل کی تفسیر بنے۔

(ب) دونوں قسموں کا ماخوذ منہ:

قلب کی پہلی قسم قلب الانائ سے ماخوذ ہے۔ دوسری قسم کا ماخوذ منہ قلب الجراب ہے۔

قلب کی اقسام اور مثالیں: قلب کی پہلی قسم یہ ہے کہ علت کو حکم بنانا اور حکم کو علت بنانا۔ اس کی مثال جیسے: غیر شادی شدہ کافر اگر زنا کرے تو اس کی حد زنا سو کوڑے ہیں۔ اگر شادی شدہ کافر زنا کرتا ہے تو اس کی سزا میں اختلاف ہے۔ عند الشوافع اس کی سزا رجم ہے وعند الاحناف اس صورت میں بھی سو کوڑے ہی لگائے جائیں گے۔ احناف کہتے ہیں کہ کنوارے مسلمان کو سو کوڑے لگائے جاتے ہیں جبکہ شادی شدہ کو رجم کیا جاتا ہے۔ جب انقلاب کا احتمال باقی ہے تو پھر اصل باطل ہوگیا۔

قلب کی دوسری قسم ہے کہ حکم کو باقی رکھتے ہوئے سابقہ ثابت شدہ حکم کے خلاف

علت بنا دیا جائے جیسے: عند الشوافع رمضان کے روزے نیت کی تعیین کے بغیر درست نہیں ہیں، کیونکہ رمضان کی قضا فرض ہے اور فرض بغیر تعیین کے درست نہیں۔ احناف کہتے ہیں: تعیین جب شارع علیہ السلام کی طرف سے ہو چکی ہے، کیونکہ رمضان کا روزہ فرض ہے اور فرض معین ہوتا ہے۔ لہٰذا تعیین کی ضرورت نہیں۔ البتہ قضاء رمضان میں تعیین ضروری ہے۔

سوال نمبر4: (الف) احکام مشروعہ کے متعلقات کتنے اور کون کون سے ہیں نیز سبب کی کتنی اور کون کون سی اقسام ہیں؟

(ب) اما العلة فهي في الشريعة عبارة عما يضاف اليه وجوب الحكم ابتداء

علت کا لغوی و اصطلاحی معنی بیان کرنے کے بعد خط کشیدہ قیود کے فوائد زینت قرطاس کریں؟

(الف) احکام مشروعہ کے متعلقات:

احکام مشروعہ کے متعلقات چار ہیں، جو درج ذیل ہیں:

۱-سبب۔ ۲-علت۔ ۳-شرط۔ ۴-علامت

سبب کی اقسام: سبب کی چار قسمیں ہیں:

۱-سبب حقیقی۔ ۲-سبب مشابہہ بالعلت۔ ۳-سبب مجازی۔ ۴-سبب بمعنی علت۔

(ب) علت کا لغوی و اصطلاحی معنی:

العلة في اللغة عبارة عن المغير۔ یعنی لغت میں علت تبدیلی کو کہتے ہیں؟

اصطلاح میں علت اس کو کہتے ہیں جس کی طرف ابتداء حکم مضاف ہوتا ہے۔

خط کشیدہ قیود کا فائدہ:

اس قید سے سبب، علامت اور علت کی علت سے احتراز ہوگیا اور ان چیزوں کو نکالنے کے لیے اس قید کا اضافہ کیا گیا ہے، کیونکہ مذکورہ چیزوں کی طرف ابتداء حکم کا وجوب مضاف نہیں ہوتا۔

الاختبار السنوی النهائی تحت اشراف تنظیم المدارس لأهل السنة باكستان

الشهادة العالية ''السنة الاولیٰ'' للطلاب

الموافق سنة ۱۴۳۷ھ/2016ء

﴿چوتھا پرچہ: فقہ﴾

الوقت المحدد: ثلث ساعات　　　　مجموع الأرقام: ۱۰۰

نوٹ: پہلا سوال لازمی ہے باقی تین میں سے دو سوال حل کریں۔

سوال نمبر 1: واذا طلق الرجل امرأته بائنا أو رجعيا لم يجزله أن يتزوج باختها حتى تنقضی عدتها

(۱) عبارت پر اعراب لگائیں اور ترجمہ کریں؟ (۱۰)

(۲) مذکورہ مسئلہ میں اختلاف ائمہ مع الدلائل قلمبند کریں؟ (۱۵)

(۳) حالت احرام میں نکاح کے بارے میں اختلاف ائمہ مع الدلائل تحریر کریں؟ (۱۵)

سوال نمبر 2: واذا اختلط لبن امرأتين تعلق التحريم باغلبهما

(۱) رضاع کا لغوی واصطلاحی معنی بیان کریں؟ (۱۰)

(۲) مذکورہ مسئلہ میں اختلاف ائمہ مع الدلائل قلمبند کریں؟ (۲۰)

سوال نمبر 3: الایمان على ثلاثة أضرب اليمين الغموس ويمين منعقدة ويمين لغو

(۱) یمین کی اقسام ثلاثہ کی تعریف کرنے کے بعد غموس کی وجہ تسمیہ سپرد قلم کریں؟ (۱۰)

(۲) کفارۂ یمین کی کتنی اور کون کون سی صورتیں ہیں؟ تفصیلاً تحریر کریں؟ (۲۰)

سوال نمبر 4: اذا قذف الرجل امرأته بالزنا وهما من اهل الشهادة والمرأة ممن يحد قاذفها او نفى نسب ولدها و طالبته بموجب القذف فعليه اللعان .

(۱) مذکورہ عبارت کا ترجمہ کریں؟ (۱۰)

(۲) لعان کا لغوی واصطلاحی معنی تحریر کریں؟ (۱۰)

(۳) غلام، کافر یا محدود فی القذف خاوند، اگر اپنی بیوی پر تہمت لگائے تو اس کے بارے میں کیا حکم ہے؟ بالدلیل سپرد قلم کریں؟ (۱۰)

☆☆☆☆☆

درجہ عالیہ (سال اول) برائے طلباء بابت 2016ء

﴿چوتھا پرچہ: فقہ﴾

سوال نمبر 1: وَاِذَا طَلَّقَ الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ طَلَاقًا بَائِنًا أَوْ رُجْعِيًّا لَمْ يَجُزْ لَهُ أَنْ يَتَزَوَّجَ بِأُخْتِهَا حَتّٰى تَنْقَضِيَ عِدَّتُهَا

(الف) عبارت پر اعراب لگائیں اور ترجمہ کریں؟

(ب) مذکورہ مسئلہ میں اختلاف ائمہ مع الدلائل قلمبند کریں؟

(ج) حالت احرام میں نکاح کے بارے میں اختلاف ائمہ مع الدلائل تحریر کریں؟

جواب: (الف) ترجمہ: اعراب اوپر لگا دیے گئے ہیں اور ترجمہ سطور ذیل میں ملاحظہ کریں:

اور جب مرد نے اپنی بیوی کو طلاق بائنہ یا رجعی دی تو اس کے لیے جائز نہیں ہے کہ اس کی عدت پوری ہونے تک اس کی بہن سے نکاح کرے۔

(ب) مذکورہ مسئلہ میں اختلاف آئمہ فقہ:

اگر اپنی بیوی کو طلاق بائنہ یا رجعی دی تو عدت پوری ہونے سے پہلے اس کی بہن سے شادی کرنا حرام ہے۔ یہ احناف کا مؤقف ہے۔

امام شافعی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: اگر اس کی عدت طلاق بائنہ یا تین طلاق والی ہو تو اس کی بہن سے شادی کرنا جائز ہے، کیونکہ اس صورت میں نکاح بالکل ختم ہو جاتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ حرمت کا علم رکھتے ہوئے اس سے وطی کرتا ہے تو اس پر حد واجب ہے۔

ہماری دلیل یہ ہے کہ پہلا نکاح احکام کے باقی رہنے کی وجہ سے قائم ہے۔ یعنی نکاح بالکل ختم نہیں ہوا بلکہ اس کے احکام مثلاً عورت کو نان ونفقہ دینا وغیرہ باقی ہے۔ رہا حد کا مسئلہ اولاً

تو ہم تسلیم ہی نہیں کرتے کہ حد واجب ہے۔ اگر بالفرض مان بھی لیں تو حلیت کے حق میں مرد کی ملکیت زائل ہو چکی ہے۔ اس لیے اگر اس کے ساتھ وطی کرے گا تو زناء ثابت ہو جائے گا۔ مذکورہ مسائل میں چونکہ ملکیت باقی ہے' اس لیے اگر اس کی بہن سے نکاح کرے گا تو جمع بین الاختین لازم آئے گا جو کہ جائز نہیں ہے۔

(ج) حالت احرام میں نکاح کا حکم:

عندالاحناف محرم اور محرمہ کا حالت احرام میں نکاح کرنا جائز ہے جبکہ امام شافعی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ناجائز ہے۔ امام شافعی رحمہ اللہ تعالیٰ کی دلیل یہ ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "لا ینکح المحرم ولا ینکح"۔ ہماری دلیل یہ ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا سے حالت احرام میں نکاح کیا۔ امام شافعی رحمہ اللہ تعالیٰ کی بیان کردہ روایت وطی پر محمول ہے۔

سوال نمبر 2: واذا اختلط لبن امرأتین تعلق التحریم باغلبهما

(الف) رضاع کا لغوی واصطلاحی معنیٰ بیان کریں؟

(ب) مذکورہ مسئلہ میں اختلاف ائمہ مع الدلائل قلمبند کریں؟

جواب: (الف) رضاع کا لغوی واصطلاحی معنیٰ:

رضاع کا لغوی معنیٰ ہے: چھاتی سے دودھ چوسنا۔ اصطلاحی معنیٰ ہے: شیر خوار بچے کا مخصوص چھاتی یعنی عورت کی چھاتی سے مخصوص مدت میں دودھ چوسنا۔

(ب) مذکورہ مسئلہ میں اختلاف آئمہ:

جب دو عورتوں کا دودھ مل جائے تو امام ابو یوسف رحمہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک حرمت اس سے متعلق ہوگی جس کا دودھ زیادہ ہوگا، کیونکہ دونوں ہی مل کر ایک شئی ہو گئے ہیں۔ لہٰذا اقل کو اکثر کے تابع کیا جائے گا۔ امام صاحب کی ایک روایت یہی ہے۔ امام محمد اور امام زفر رحمہما اللہ فرماتے ہیں: تحریم کا تعلق دونوں سے ہوگا، کیونکہ جنس، جنس پر غالب نہیں آتی۔ لہٰذا شئی اپنی جنس سے مل کر ہلاک نہیں ہوتی بلکہ زیادہ ہوتی ہے، کیونکہ مقصد متحد ہے۔ امام

صاحب کی اس مسئلہ میں دو روایتیں ہیں:

ایک روایت میں وہ امام ابو یوسف رحمہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ ہیں۔ امام شافعی رحمہ اللہ تعالیٰ کا بھی ایک قول یہی ہے۔ ایک روایت میں آپ امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ ہیں۔

سوال نمبر 3: الایمان علی ثلاثۃ أضرب الیمین الغموس ویمین منعقدۃ ویمین لغو

(الف) یمین کی اقسام ثلاثہ کی تعریف کرنے کے بعد غموس کی وجہ تسمیہ سپرد قلم کریں؟

(ب) کفارۂ یمین کی کتنی اور کون کون سی صورتیں ہیں؟ تفصیلاً تحریر کریں؟

جواب: (الف) اقسام یمین کی تعریفیں:

یمین کی تین اقسام ہیں، جو درج ذیل ہیں:

۱۔ یمین غموس: گزشتہ بات پر جان بوجھ کر جھوٹ بولتے ہوئے قسم اٹھانا، یمین غموس کہلاتا ہے۔

۲۔ یمین منعقدہ: زمانہ مستقبل میں کسی امر کے کرنے یا نہ کرنے کی قسم اٹھانا ہے۔

۳۔ یمین لغو: کسی امر ماضی پر یہ گمان کرتے ہوئے قسم اٹھانا کہ جس طرح میں نے کہا: ویسا ہی ہے، حالانکہ معاملہ اس کے خلاف ہوتا ہے۔

غموس کی وجہ تسمیہ: غموس غمس سے ہے اور غمس کا معنی ہے ڈوبنا، غوطہ لگانا۔ ایسی قسم اٹھانے والا چونکہ گناہ میں ڈوبتا ہے، اس لیے اس قسم کو غموس کہتے ہیں۔

(ب) کفارۂ یمین کی صورتیں:

قسم کا کفارہ ایک غلام آزاد کرنا ہے یا دس مسکینوں کو کپڑے پہنانا ہے۔ ہر مسکین کو ایک یا ایک سے زیادہ کپڑے دے۔ کپڑا کم از کم اتنا ہو کہ اس میں نماز جائز ہو یا چاہے تو دس مسکینوں کو کھانا کھلا دے۔ اگر مذکورہ تینوں چیزوں میں سے کسی ایک پر بھی قادر نہ ہو تو پھر مسلسل تین روزے رکھے۔ امام شافعی رحمہ اللہ تعالیٰ اختیار دیتے ہیں کہ مسلسل روزے

رکھے یا الگ الگ۔

سوال نمبر 4: اذا قذف الرجل امرأتہ بالزنا وھما من اھل الشھادۃ والمرأۃ ممن یحد قاذفھا او نفی نسب ولدھا و طالبتہ بموجب القذف فعلیہ اللعان۔

(الف) مذکورہ عبارت کا ترجمہ کریں؟

(ب) لعان کا لغوی واصطلاحی معنیٰ تحریر کریں؟

(ج) غلام، کافر یا محدود فی القذف خاوند اگر اپنی بیوی پر تہمت لگائے تو اس کے بارے میں کیا حکم ہے؟ بالدلیل سپرد قلم کریں؟

جواب: (الف) ترجمۃ العبارت:

جب مرد اپنی بیوی پر زنا کی تہمت لگائے اور وہ دونوں اہل شہادت سے ہوں اور عورت وہ ہے جس کے قاذف کو حد لگائی گئی ہو یا پھر اس کے بچے کے نسب کی نفی کر دی گئی ہو۔ عورت نے موجب قذف کا مطالبہ کیا تو اس پر لعان ہے۔

(ب) لعان کا لغوی واصطلاحی معنیٰ:

لعان کا لغوی معنیٰ ہے: لعنت کرنا، پھٹکارنا۔ اصطلاح میں ان شہادتوں کا نام ہے، جو زوجین کے درمیان جاری ہوں اور غضب ولعن کے ساتھ مقرون ہوں۔

(ج) مذکورہ افراد کی بیوی پر تہمت کا حکم:

اگر غلام یا کافر یا قذف کی سزا یافتہ شوہر اپنی بیوی پر تہمت لگائے تو اس پر حد جاری ہو گی، کیونکہ مذکورہ افراد اہل شہادت نہیں ہیں۔ اس لیے لعان متعذر رہے۔ جب لعان متعذر ہوا تو پھر حکم موجب اصلی کی طرف پھیرا جائے گا اور وہ حدِ قذف ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کے اس قول سے ثابت ہے: "وَالَّذِیْنَ یَرْمُوْنَ الْمُحْصِنَاتِ، الایۃ" لعان تو موجب اصلی کا خلیفہ ہے۔ جب خلیفہ متعذر رہا تو حکم اصلی ثابت ہو جائے گا۔

الاختبار السنوی النهائی تحت اشراف تنظیم المدارس لأهل السنة باكستان

الشهادة العالية "السنة الاولیٰ" للطلاب

الموافق سنة ۱۴۳۷ھ/2016ء

﴿پانچواں پرچہ: عربی ادب وبلاغت﴾

الوقت المحدد: ثلث ساعات　　مجموع الأرقام: ۱۰۰

نوٹ: القسم الاول کے دونوں جبکہ القسم الثانی سے کوئی دوسوال حل کریں۔

القسم الاوّل: عربی ادب

سوال نمبر 1: درج ذیل میں سے پانچ اجزاء کا ترجمہ کریں؟ ۵×۸=۴۰

(۱) قال لما اقتعدت غارب الاغتراب وانأتنی المتربة عن الاتراب طوحت بی طوائح الزمن الی صنعاء الیمن .

(۲) فزفر زفرة القيظ وكاد يتميز من الغيظ ولم يزل يحملق الى حتى خفت يسطو على .

(۳) فلما أبت من غربتی الی منبت شعبتی حضرت دار كتبها التی هی منتدی المتأدبين وملتقی القاطنين منهم والمتغربين .

(۴) فلما رأيت تلهب جذوته وتالق جلوته امعنت النظر فی توسمه وسرحت الطرف فی ميسمه .

(۵) فما زال به قطوب الخطوب وحروب الكروب وشرر شر الحسود وانتياب النوب السود حتی صفرت الراحة .

(۶) فقلت كيف حالك والحوادث فقال اتقلب فی الحالين بؤس

ورخاء وانقلب مع الريحين زعزع ورخاء .

(۷) احتمل الخليط ولو ابدی التخليط واود الحميم ولو جرعنی الحميم وافضل الشفيق علی الشقيق .

سوال نمبر 2: درج ذیل میں سے پانچ الفاظ کے معانی تحریر کریں؟ (۱۰)

(۱) فَوْلَجْتُ . (۲) تَنْتَهِكُ . (۳) مُطَاوِعَةٌ . (۴) جَدَحْتُ .
(۵) تَوَجَّسَ . (۶) الشَّوَائِبُ . (۷) اِسْتَطْبَنَا . (۸) يُنَافِسُ .

القسم الثانی: بلاغت

سوال نمبر 3: (۱) تنافر کی تعریف کرتے ہوئے درج ذیل شعر کا ترجمہ کریں اوراس میں تنافر کی نشاندہی فرمائیں؟ ۱۲

غدائره مستشزرات الی العلی　　تضل العقاص فی مثنی ومرسل

(۲) اگر مستشزرات کی بجائے مستشرف ہوتا تو کیا ثقل زائل ہوسکتا تھا؟ مختصر المعانی کی روشنی میں جواب دیں۔ ۱۳

سوال نمبر 4: (۱) يَوْمًا يَّجْعَلُ الْوِلْدَانُ شِيْبًا کی تشریح اس انداز سے کریں کہ واضح ہوجائے یہ کس کی مثال ہے؟ نیز ممثل لہ کی تعریف کریں؟ ۱۲

(۲) قصر کا لغوی واصطلاحی معنی بیان کرنے کے بعد "قصر الموصوف علی الصفة" اور "قصر الصفة علی الموصوف" کی وضاحت کریں؟ ۱۳

سوال نمبر 5: درج ذیل میں سے کسی پانچ اصطلاحات کی تعریف کریں اور مثال دیں؟ (۲۵)

التمنی، النداء، فصل، وصل، تذنیب، التوشیع، التذییل، الاعتراض

☆☆☆☆☆

درجہ عالیہ (سال اول) برائے طلباء بابت 2016ء

﴿پانچواں پرچہ: عربی ادب وبلاغت﴾

القسم الاول: عربی ادب

سوال نمبر 1: درج ذیل میں سے پانچ اجزاء کا ترجمہ کریں؟

(۱)قال لما اقتعدت غارب الاغتراب وانأتني المتربة عن الاتراب طوحت بی طوائح الزمن الی صنعاء الیمن ۔

(۲)فزفر زفرة القیظ وکاد یتمیز من الغیظ ولم یزل یحملق الی حتی خفت یسطو علی ۔

(۳)فلما أبت من غربتی الی منبت شعبتی حضرت دار کتبها التی هی منتدی المتأدبین وملتقی القاطنین منهم والمتغربین ۔

(۴)فلما رأیت تلهب جذوته وتالق جلوته امعنت النظر فی توسمه وسرحت الطرف فی میسمه ۔

(۵)فما زال به قطوب الخطوب وحروب الکروب وشرر شر الحسود وانتیاب النوب السود حتی صفرت الراحة ۔

(۶)فقلت کیف حالك والحوادث فقال اتقلب فی الحالین بؤس ورخاء وانقلب مع الریحین زعزع ورخاء ۔

(۷)احتمل الخلیط ولو ابدی التخبیط واود الحمیم ولو جرعنی الحمیم وافضل الشفیق علی الشقیق ۔

جواب: ترجمہ:

۱- اس نے کہا: جب میں سفر کی کوہان پر سوار ہوا اور فقر نے مجھے ہم عمر دوستوں سے دور کر دیا تو زمانے کے حوادثات نے مجھے صنعاء یمن کی طرف پھینکا۔

۲- پس اس نے ایک گرم لمبی سانس لی قریب تھا کہ وہ غصے سے پھٹ جاتا اور میری طرف مسلسل آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر دیکھنے لگا حتیٰ کہ میں نے خوف کیا کہ وہ مجھ پر حملہ نہ کر دے۔

۳- پس جب میں اپنے سفر سے اپنی شاخ کے اگنے کی جگہ کی طرف لوٹا تو میں اس کے اس کتب خانہ میں حاضر ہوا جو ادیبوں کے جمع ہونے کی جگہ اور ان میں سے مسافر اور مقیم لوگوں کے ملنے کا مقام تھا۔

۴- پس جب میں نے اس کی چنگاری کے شعلے کو اور اس کے جلوے کو چمکتے دیکھا تو میں نے اسے پہچاننے کے لیے گہری نظر سے دیکھا اور اس کی علامت میں نگاہ دوڑائی۔

۵- پس ہمیشہ اس کے ساتھ حوادثات کی ترش روئی، غموں کی لڑائی، حاسد کے شر کی چنگاریاں اور سیاہ مصیبتوں کا بار بار آنا رہا ہے حتیٰ کہ ہتھیلی خالی ہوگئی۔

۶- پس کیا حال ہے تیرا حوادثاتِ زمانہ کے ساتھ؟ پس اس نے کہا: میں دو حالتوں یعنی تنگی اور فراخی میں پلٹتا ہوں اور دو ہواؤں یعنی آندھی اور نسیم کے ساتھ بدلتا ہوں۔

۷- میں ساتھی برداشت کرتا ہوں اگرچہ وہ گڑبڑ کرے میں دوست سے محبت کرتا ہوں اگرچہ وہ مجھے گرم پانی گھونٹ گھونٹ کر پلائے اور میں دوست کو سگے بھائی پر ترجیح دیتا ہوں۔

سوال نمبر 2: درج ذیل میں سے پانچ الفاظ کے معانی تحریر کریں؟

(۱)فولجت ۔ (۲) تنتهك ۔ (۳) مطاوعة ۔ (۴) جدحت ۔

(۵) توجس ۔ (۶) الشوائب ۔ (۷)استطبنا ۔ (۸)ینافس ۔

جواب: فَوَلَجْتُ: پس میں داخل ہوا۔ تَنْتَہِكُ: تو بے حرمتی کرتا ہے۔

جَدَحَتْ: ملا دیا، خلط ملط کر دیا، تھما دیا اس نے۔

تَوَجَّسُ: اس نے محسوس کیا۔ **شَوَائِبُ:** شائبہ کی جمع ہے بمعنی مصیبتیں۔

اِسْتَطْبنَا: ہم نے پسند کیا۔ ہم نے اچھا سمجھا۔

يُنَافِسُ: رغبت دلائی جاتی ہے۔

القسم الثاني: بلاغت

سوال نمبر 3: (الف) تنافر کی تعریف کرتے ہوئے درج ذیل شعر کا ترجمہ کریں اور اس میں تنافر کی نشاندہی فرمائیں؟

غدائره مستشزرات الی العلی تضل العقاص فی مثنی ومرسل

(ب) اگر مستشزرات کی بجائے مستشرف ہوتا تو کیا ثقل زائل ہوسکتا تھا؟ مختصر المعانی کی روشنی میں جواب دیں۔

جواب: (الف) **تنافر کی تعریف:** کلمے میں ایسا وصف ہونا جو زبان پر ثقل کو واجب کر دے اور نطق کو مشکل کر دے۔

شعر کا ترجمہ: اس کی مینڈیاں اوپر کی طرف اٹھی ہوئی ہیں اور (اس کے بالوں کا) جوڑا گوندھے اور لٹکے ہوئے بالوں میں غائب ہے۔

محل استشہاد: مذکورہ شعر میں لفظ مستشزرات میں تنافر پایا جا رہا ہے۔

(ب) اگر مستشزرات کی جگہ متشرف ہونے کا حکم؟

اگر مستشزرات کی جگہ مستشرفات ہوتا تو یہ ثقل زائل ہو جاتا لیکن اس میں نظر و اعتراض ہے، کیونکہ راء مہملہ بھی مجہورہ سے ہے جو ثقل کا سبب مستشزر میں تھا وہی مستشرف میں رہا۔

سوال نمبر 4: (الف) يَوْمًا يَّجْعَلُ الْوِلْدَانَ شِيبًا کی تشریح اس انداز سے کریں کہ واضح ہو جائے یہ کس کی مثال ہے، نیز مشل لہ کی تعریف کریں۔

(ب) قصر کا لغوی و اصطلاحی معنیٰ بیان کرنے کے بعد "قصر الموصوف علی

الصفة" اور "قصر الصفة علی الموصوف" کی وضاحت کریں؟

جواب: (الف) **مذکورہ مثال کی تشریح:** یہ مجاز عقلی کی مثال ہے، کیونکہ اس مثال میں فعل کی نسبت زمان کی طرف کی گئی ہے حالانکہ بوڑھا کرنا حقیقت میں اللہ تعالیٰ کا فعل ہے۔

مجاز عقلی کی تعریف: فعل یا شبہ فعل کا اسناد ایسے ملابس کی طرف کرنا جو ماھو لہ کا غیر ہو قرینہ کے ساتھ۔

(ب) قصر کا لغوی واصطلاحی معنیٰ:

قصر کا لغوی معنیٰ ہے حبس یعنی بند کرنا اور اصطلاحی معنیٰ ہے مخصوص طریقے سے ایک شئ کو دوسری شئ کے ساتھ خاص کرنا۔

قصر موصوف علی الصفت: قصر کی ابتداء دو قسمیں ہیں: ۱۔ قصر حقیقی ۲۔ قصر غیر حقیقی۔ پھر ان میں ہر ایک کی دو دو قسمیں ہیں۔ پہلی قسم قصر موصوف علی الصفت۔ یعنی موصوف کو اس صفت پر بند کرنا کہ موصوف اس سے صفت سے متجاوز ہو کر دوسری صفت کی طرف نہیں جاتا لیکن وہ صفت کسی دوسرے موصوف کی ہوسکتی ہے جیسے: مَا زَيْدٌ اِلَّا كَاتِبٌ اس کا مطب یہ ہے کہ زید صفت کتابت کے علاوہ کسی اور صفت سے متصف نہیں ہے لیکن کتابت زید کے علاوہ اور میں بھی پائی جاسکتی ہے۔

قصر صفت علی الموصوف: صفت کو موصوف پر بند کرنا کہ وہ صفت اس موصوف سے متجاوز ہو کر کسی دوسرے موصوف کی طرف نہیں جاتی لیکن موصوف میں کوئی اور صفت بھی پائی جاسکتی ہے جیسے: مَافِی الدَّارِ اِلَّا زَيْدٌ اس کا مطلب یہ ہے کہ دار معین میں حصول صرف زید پر ہی بند ہے۔

سوال نمبر 5: درج ذیل میں سے کسی پانچ اصطلاحات کی تعریف کریں اور مثال دیں۔

التمنی، النداء، فصل، وصل، تذنیب، التوشیع، التذییل

الاعتراض

جواب: ۱ – تمنی: محبت کے طریقے پر کسی شئ کو طلب کرنا، جیسے: لَيْتَ زَيْدًا حَاضِرٌ۔

۲ – وصل: جملے کے بعض کا بعض پر عطف کرنا، جیسے: زَيْدٌ يَكْتُبُ وَ يَشْعُرُ۔

۳ – فصل: جملے کے بعض کا بعض پر عطف نہ کرنا یعنی عطف کو چھوڑ دینا جیسے: "وَإِذَا خَلَوْا إِلَى شَيَاطِينِهِمْ قَالُوا إِنَّا مَعَكُمْ إِنَّمَا نَحْنُ مُسْتَهْزِءُونَ اللّٰهُ يَسْتَهْزِئُ بِهِمْ"۔

۴ – تذنیب: هُوَ جَعْلُ الشَّيْءِ ذُنَابَةً لِلشَّيْءِ ۔

۵ – توشیع: کلام کے آخر میں تثنیہ لایا جائے جس کی تفسیر دو اسموں کے ساتھ کی جائے کہ ان میں دوسرا پہلے پر معطوف ہو جیسے: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان مبارک ہے:

"يشيب ابن آدم ويشب فيه الخصلتان الحرص وطول الاصل ۔"

۶ – تذییل: ایک جملے کے بعد دوسرا جملہ لانا جو پہلے جملے کے معنی پر مشتمل ہو تاکید کے لیے جیسے: جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ إِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوْقًا ۔اسی طرح ذٰلِكَ جَزَيْنٰهُمْ بِمَا كَفَرُوْا وَهَلْ نُجَازِيْ إِلَّا الْكَفُوْرَ۔

۷ – اعتراض: کلام کے درمیان یا ایسے دو کلاموں کے درمیان کوئی جملہ لانا جن کا آپس میں معنوی تعلق ہو جیسے: ان الثمانين وبلغتها قد احوجت سمعي الى ترجمان۔

☆☆☆☆☆

الاختبار السنوی النهائی تحت اشراف تنظیم المدارس لأهل السنة باكستان

الشهادة العالية "السنة الاولیٰ" للطلاب

الموافق سنة ١٤٣٧ھ/2016ء

﴿چھٹا پرچہ: عقائد و منطق﴾

الوقت المحدد: ثلث ساعات　　　　مجموع الأرقام: ١٠٠

نوٹ: دونوں قسموں سے دو، دو سوال حل کریں۔

القسم الاوّل: العقائد

سوال نمبر 1: وأفضل البشر بعد نبينا عليه السلام أبوبكر الصديق، ثم عمر الفاروق، ثم عثمان ذاالنورين، ثم علي رضى الله عنهم وخلافتهم على هذا الترتيب أيضا ۔

(۱) مذکورہ عبارت پر اعراب لگا کر اس کا ترجمہ کریں؟ (۱۰)

(۲) خلافت کی کتنی اور کون کون سی شرائط ہیں؟ ۱۵

سوال نمبر 2: (۱) توسل کا مطلب کیا ہے؟ تشریح و توضیح سپرد قلم کریں؟ (۱۰)

(۲) انبیاء و اولیاء سے توسل کا کیا حکم ہے؟ تفصیلاً تحریر کریں؟ (۱۵)

سوال نمبر 3: (۱) میلاد شریف منانے اور اس کے لیے اجتماع کا کیا حکم ہے؟ ۱۰

(۲) بدعت حسنہ اور بدعت قبیحہ کی تعریف و توضیح زینت قرطاس کریں؟ (۱۵)

القسم الثانی: منطق

سوال نمبر 4: وهو حصول صورة الشيء في العقل اشارة الى تعريف

مطلق التصور دون تصور فقط

(۱) مذکورہ عبارت کا ترجمہ وتشریح سپردقلم کریں؟ ۵

(۲) ''ھو'' ضمیر کا مرجع تصور فقط ہوسکتا ہے یا نہیں؟ نیز اس کی وجہ تفصیلاً تحریر کریں؟ (۱۰)

(۳) یہاں تصور فقط کی تعریف کی جانی چاہیے تھی کیونکہ ماقبل میں وہی مذکور ہے لیکن مصنف نے ایسا نہیں کیا' آپ اس عدول کی وجہ لکھیں؟ (۱۰)

سوال نمبر5: **وان لم تتساو الافراد بل کان حصوله فی بعضها اولی واقدم واشد من البعض الأخر یسمی مشککا**

(۱) سلیس اردو میں ترجمہ وتشریح سپردقلم کریں؟ (۱۰)

(۲) تشکیک کی کتنی اور کون کون سی اقسام ہیں؟ قطبی کی روشنی میں تمام کی وضاحت کریں؟ (۱۵)

سوال نمبر6: **اقول کما أن الانواع الاضافیة قد تترتب متنازلة کذلك الاجناس ایضا قد تترتب متصاعدة حتی یکون جنس فوقه جنس اخر**

(۱) عبارت کا ترجمہ وتشریح سپردقلم کریں؟ (۱۰)

(۲) جنس اوراس کی اقسام کی تعریفات وامثلہ قطبی کی روشنی میں تحریر کریں؟ (۱۵)

☆☆☆☆☆

درجہ عالیہ (سال اول) برائے طلباء بابت 2016ء

﴿چھٹا پرچہ: عقائد ومنطق﴾

القسم الاوّل: العقائد

سوال نمبر1: وَأَفْضَلُ الْبَشَرِ بَعْدَ نَبِيِّنَا عَلَيْهِ السَّلَامُ أَبُوْبَكْرِ نِ الصِّدِّيْقُ، ثُمَّ عُمَرُ الْفَارُوْقُ، ثُمَّ عُثْمَانَ ذُوالنُّوْرَيْنِ، ثُمَّ عَلِيٌّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ وَخِلَافَتُهُمْ عَلٰى هٰذَا التَّرْتِيْبِ اَيْضًا۔

(الف) مذکورہ عبارت پراعراب لگا کراس کا ترجمہ کریں؟

(ب) خلافت کی کتنی اور کون کون سی شرائط ہیں؟

جواب: (الف) ترجمہ: اعراب اوپر لگادیے گئے اور ترجمہ ذیل میں ملاحظہ کریں:

''ہمارے نبی علیہ السلام کے بعد تمام انسانوں سے افضل حضرت ابوبکر صدیق ہیں' پھر حضرت عمر' پھر حضرت عثمان' پھر حضرت علی (رضی اللہ عنہم)۔ ان کی خلافت بھی اسی ترتیب سے ہے۔''

(ب) خلافت کی شرائط:

☆ ولایت مطلقہ کاملہ کا اہل ہو۔ ☆ احکام نافذ کرنے پر قادر ہو۔

☆ دارالاسلام کی حدود کا علم رکھتا ہو۔ ☆ ظالم سے مظلوم کو انصاف دلانے پر قادر ہو۔

☆ فاسق وفاجر نہ ہو۔

سوال نمبر2: (الف) توسل کا مطلب کیا ہے؟ تشریح وتوضیح سپرد قلم کریں؟

(ب) انبیاء واولیاء سے توسل کا کیا حکم ہے؟ تفصیلاً تحریر کریں؟

جواب: (الف) توسل کا مطلب:

اللہ کے محبوب بندوں کے ذکر کے ساتھ برکت حاصل کرنا، کیونکہ اللہ تعالیٰ ان کے سبب بندوں پر رحم فرماتا ہے۔ ان سے توسل کا معنی یہ ہوا کہ اپنی ضرورت پورا کرنے کے لیے بندہ ان کو وسیلہ اور واسطہ بنائے۔ یہ اللہ کے مقبول بندے ہیں، اللہ ان کی دعا کو قبول کرتا ہے اور ان کی سفارش قبول فرماتا ہے۔

(ب) توسل کا حکم:

انبیاء اور اللہ کے نیک بندوں سے استغاثہ یعنی اپنی ضروریات دنیاوی واخروی میں مدد طلب کرنا جائز ہے۔ اہل سنت و جماعت اور جمہور مسلمین کا اس پر اجماع ہے اور ان کا اجماع حجت ہے۔ امام احمد اور امام طبرانی نے روایت نقل کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"میں نے اپنے رب سے سوال کیا کہ وہ میری امت کو گمراہی پر جمع نہ فرمائے تو اللہ تعالیٰ نے میری یہ دعا قبول فرمائی۔ اسی طرح ایک اور حدیث مبارکہ ہے کہ اللہ تعالیٰ میری امت کو گمراہی پر کبھی جمع نہیں فرمائے گا۔ نیز وارد ہے کہ جس کو مسلمان اچھا خیال کریں وہ اللہ کے ہاں بھی اچھا ہی ہوتا ہے۔"

سوال نمبر 3: (الف) میلاد شریف منانے اور اس کے لیے اجتماع کا کیا حکم ہے؟

(ب) بدعت حسنہ اور بدعت قبیحہ کی تعریف وتوضیح زینت قرطاس کریں؟

جواب: میلاد شریف کا حکم:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت باسعادت کی خوشی منانا اور اس خوشی میں محفل میلاد کا انعقاد اچھا عمل ہے۔ اس پر ثواب دیا جاتا ہے، کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی قدر ومنزلت کا بیان ہوتا ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت کی خوشی کا اظہار ہوتا ہے۔ یاد رہے کہ ایسا اجتماع جس میں خلاف شرع کام ہو ہرگز ہرگز جائز نہیں ہے جس طرح کہ عموماً

آج کل ایسا ہوتا ہے۔

(ب) بدعت حسنہ: وہ بدعت ہے جس کو آئمہ ہدیٰ کتاب وسنت کے موافق سمجھیں اور اس میں مسلمانوں کے لیے بہتری ہو جیسے: قرآن کا جمع کرنا، نماز تراویح کی جماعت اور دینی مدارس کا قیام وغیرہ۔

بدعت قبیحہ: ہر وہ نیا کام ہے، جو قرآن وسنت کے خلاف ہو یا اجماع امت کے خلاف ہو۔

القسم الثانی: منطق

سوال نمبر 4: وهو حصول صورة الشيء في العقل اشارة الى تعريف مطلق التصور دون تصور فقط

(الف) مذکورہ عبارت کا ترجمہ وتشریح سپرد قلم کریں؟

(ب) "ھو" ضمیر کا مرجع تصور فقط ہو سکتا ہے یا نہیں؟ نیز اس کی وجہ تفصیلاً تحریر کریں؟

(ج) یہاں تصور فقط کی تعریف کی جانی چاہیے تھی کیونکہ ماقبل میں وہی مذکور ہے لیکن مصنف نے ایسا نہیں کیا؟ آپ اس عدول کی وجہ لکھیں۔

جواب: (الف) ترجمہ وتشریح:

"اور وہ شئی کی صورت کا عقل میں حاصل ہونا ہے" (یہ) اشارہ ہے مطلق تصور کی تعریف کی طرف نہ کہ تصور فقط کی طرف۔

یہاں سے شارح یہ بتارہے ہیں کہ ماتن کا قول "حصول صورة الشئ فی العقل" مطلق تصور کی تعریف ہے، تصور فقط جس کو تصور ساذج بھی کہتے ہیں، کی تعریف نہیں ہے، کیونکہ ماتن نے جب تصور فقط کا ذکر کیا تو اس میں انہوں نے دو چیزوں کا ذکر کیا ہے۔ ایک تصور مطلق کا، کیونکہ جب مقید کا ذکر کیا جاتا ہے تو وہاں مطلق بھی ضرور مذکور ہوتا ہے اور دوسرا تصور فقط کا جس کو تصور ساذج بھی کہتے ہیں۔

(ب) ھو ضمیر کا مرجع:

ھو ضمیر کا مرجع تصور فقط نہیں ہوسکتا، کیونکہ کسی شئی کی صورت کا عقل میں حاصل ہونا، یہ معنیٰ اس تصور پر بھی صادق آتا ہے جس کے ساتھ حکم ہو۔ لہٰذا اگر یہ ضمیر تصور فقط کی طرف لوٹے تو مذکورہ تعریف دخول غیر سے مانع نہ ہوگی۔ لہٰذا متعین ہوگیا کہ ضمیر مطلق تصور کی طرف راجع ہے، جو کہ علم کا مترادف ہے۔ تصور فقط کی طرف راجع نہیں ہے۔

(ج) تصور فقط کی تعریف نہ کرنے کی وجہ

اس جگہ تصور مطلق کی تعریف کی ہے تصور فقط کی نہیں، اس بات پر تنبیہ کرنے کے لیے لفظ تصور جس طرح تصور ساذج پر بولا جاتا ہے اسی طرح تصور مطلق پر بھی بولا جاتا ہے۔

سوال نمبر5: **وان لم تتساو الافراد بل کان حصوله فی بعضها اولی واقدم واشد من البعض الآخر یسمی مشککا**

(الف) سلیس اردو میں ترجمہ وتشریح سپرد قلم کریں؟

(ب) تشکیک کی کتنی اور کون کون سی اقسام ہیں؟ قطبی کی روشنی میں تمام کی وضاحت کریں؟

جواب: (الف) ترجمہ وتشریح:

اگر افراد برابر نہ ہوں بلکہ اس کا حصول بعض افراد میں اولیٰ ہو، مقدم ہو اور اشد ہو دوسرے بعض سے تو اس کو مشکک کہتے ہیں۔ یہاں سے ماتن لفظ مفرد واحد المعنی کی تیسری قسم کا بیان کررہے ہیں کہ لفظ مفرد واحد المعنیٰ کی تیسری قسم مشکک ہے۔ مشکک وہ لفظ مفرد واحد المعنی ہے جس کا معنیٰ معین نہ ہو اور تمام افراد پر برابر صادق بھی نہ آتا ہو بلکہ اس کا صدق بعض پر اولیٰ، بعض پر غیر اولیٰ، بعض پر مقدم، بعض پر مؤخر، بعض پر اشد اور بعض پر اضعف ہو جیسے: سواد، بیاض۔

(ب) تشکیک کی اقسام:

تشکیک کی تین اقسام ہیں جو درج ذیل ہیں:

۱- تشکیک بالاولویۃ یعنی افراد کا اولویت اور عدم اولویت میں مختلف ہونا جیسے: وجود کہ واجب میں اتم ہے ممکن کی بنسبت۔

۲- تشکیک بالتقدم والتاخر یعنی اس کا معنیٰ کا حصول بعض افراد میں مقدم ہو دوسرے بعض کے حصول پر جیسے: وجود کہ اس کا حصول واجب میں مقدم ہے بنسبت ممکن کے۔

۳- تشکیک بالشدت والضعف یعنی اس کے معنیٰ کا حصول بعض میں اشد ہو اور بعض میں غیر اشد جیسے: وجود کہ یہ واجب میں اشد ہے بنسبت ممکن کے۔

سوال نمبر6: **اقول کما أن الانواع الاضافیة قد تترتب متنازلة کذلك الاجناس ایضا قد تترتب متصاعدة حتی یکون جنس فوقه جنس اخر**

(الف) عبارت کا ترجمہ وتشریح سپرد قلم کریں؟

(ب) جنس اور اس کی اقسام کی تعریفات وامثلہ قطبی کی روشنی میں تحریر کریں؟

جواب: (الف) ترجمہ وتشریح:

میں کہتا ہوں کہ جس طرح انواع اضافیہ کبھی نزولی طور پر مترتب ہوتی ہیں اسی طرح اجناس بھی کبھی صعودی طور پر مترتب ہوتی ہیں۔ شارح وضاحت کررہے ہے کہ جس طرح نوع کی ترتیب کے اعتبار سے چار قسمیں اور مرتبے ہیں اسی طرح جنس کے بھی ترتیب کے اعتبار سے چار مرتبے اور اقسام ہیں۔ مگر فرق یہ ہے کہ نوع کی ترتیب نزولی ہے یعنی اوپر سے نیچے کو آتی ہے اور سب سے نچلی نوع کو نوع الانواع کہتے ہیں اور جنس کی ترتیب صعودی ہے یعنی نیچے سے اوپر کو جاتی ہے اور سب سے اوپر والی جنس یعنی جوہر کو جنس الاجناس کہتے ہیں۔ نیچے والی کو جنس سافل جبکہ درمیان والی جو من وجہ عام ہے اور من وجہ خاص، کو جنس متوسط کہتے ہیں جیسے: جسم نامی۔

(ب) جنس کی تعریف: جنس وہ کلی ہے، جو مختلف الحقائق کثیرین پر ماھو کے جواب میں واقع ہو جیسے: حیوان انسان کے لیے۔

جنس کی اقسام: ترتیب کے اعتبار سے جنس کے چار مراتب یعنی اقسام ہیں۔ اس

طرح کہ اگر وہ جنس تمام اجناس سے عام ہوتو اس کو جنس النامی کہتے ہیں جیسے: جوہر۔ اگر وہ اجناس سے خاص ہوتو اس کو جنس سافل کہتے ہیں جیسے: حیوان۔ اگر وہ جنس من وجہ عام ہو اور من وجہ خاص تو اس کو جنس متوسط کہتے ہیں جیسے: جسم نامی وجسم۔ تمام کے مبائن ہو اس کو جنس مفرد کہتے ہیں جیسے: عقل جبکہ جوہر کو اس کی جنس نہ مانیں، کیونکہ یہ نہ عام ہے نہ خاص۔

☆☆☆☆☆

زینت القراء حضرت مولانا قاری غلام رسول صاحب مدظلہ العالی

فاضل علوم عربیہ و اسلامیہ حزب الاحناف لاہور

فاضل تجوید و قراءات دار العلوم اسلامیہ لاہور

فاضل عربی سیکنڈری ایجوکیشن بورڈ لاہور پاکستان

شبیر برادرز ®

زبیدہ سنٹر ۴۰ اردو بازار لاہور

فون: 042-37246006